

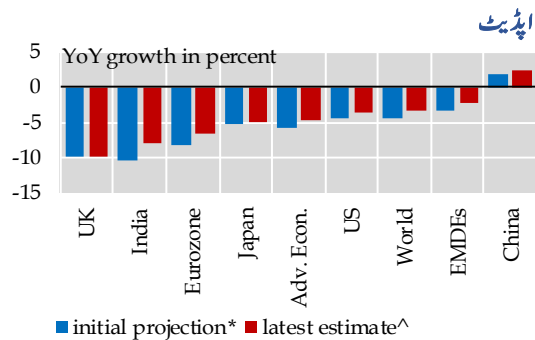
5 بیرونی شعبہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کے بیرونی شعبے کی صورت حال میں بہتری کا سلسلہ جاری رہا۔ تیسری سہ ماہی میں معتدل خسارے کے باوجود مجموعی جاری کھاتہ فاضل میں رہا۔ ترسیلات زر میں اضافے کا تسلسل برقرار رہا اور اس نے جاری کھاتے کی بہتری میں اہم کردار ادا کیا، جس میں مزید اعانت بیرونی قرضوں کی مؤخر سودی ادائیگیوں، بین الاقوامی فضائی سفر میں کمی اور تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی سے ملی۔ یہ عوامل تجارتی سامان کے بڑھتے ہوئے خسارے کی تلافی کے لیے کافی تھے۔ صنعتی سرگرمیوں کی بحالی اور مثبت کاروباری احساسات کی وجہ سے درآمدی خام مال اور اشیائے سرمایہ کی صنعتی طلب میں اضافے کے نتیجے میں درآمدی ادائیگیاں بڑھ گئیں۔ مزید برآں، اہم زرعی اجناس کی عارضی رسدی رکاوٹوں کے سبب بھی بلند عالمی قیمتوں پر ان صارفی نوعیت کے اجزا کی بھاری مقدار میں یکبارگی درآمدات ضروری ہو گئی تھیں۔ کئی برآمدی شعبوں کی پیداواری سرگرمیوں میں خاصا اضافہ ہوا، تاہم اسٹیٹ بینک کو فراہم شدہ اعداد و شمار کے مطابق مجموعی برآمدی وصولیاں گذشتہ برس کی نسبت کچھ زیادہ رہیں۔ قرضوں کے لحاظ سے خاصی رقوم دستیاب تھیں جن سے زرمبادلہ کی سطح متاثر کیے بغیر قرض واپس کرنے کا موقع ملا۔ کووڈ کے سبب وقفے کے بعد دوسرے تا پانچویں مشترکہ جائزوں کی کامیاب تکمیل کے ساتھ آئی ایم ایف کا پروگرام بھی مارچ کے آخر میں شروع ہو گیا۔ ان پیش رفتوں کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 1.4 ارب ڈالر کے اضافے سے بڑھ کر تین برسوں کی بلند سطح 13.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، مرکزی بینک کے خالص پیشگی واجبات میں 1.5 ارب ڈالر کمی ہوئی اور اس مدت کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 10 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

5.1 بیرونی شعبے میں پیش رفت

سب سے بڑے درآمد کنندگان کی درآمدات گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ ہیں، جن سے ابھرتی منڈیوں کی برآمدی کارکردگی کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے (شکل 5.2)۔ برآمدات کرنے والی ابھرتی منڈیوں میں چین، تائیوان اور ویت نام جیسے الیکٹرونکس کی عالمی رسدی زنجیر سے زیادہ مربوط ممالک کی برآمدات میں خاصا قابل ذکر اضافہ درج کیا گیا ہے (شکل 5.3)، جس میں کووڈ کے پھیلاؤ کے بعد الیکٹرونکس آلات اور سامان کی عالمی طلب میں خاصے اضافے نے اہم کردار ادا

شکل 5.1: اہم معیشتوں کی 2020ء تک حقیقی جی ڈی پی تخمینوں کی اپڈیٹ



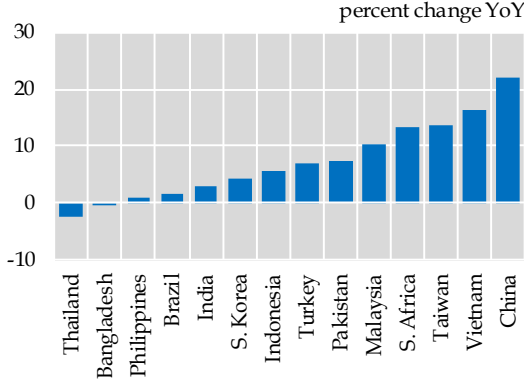
*Apr-2020, ^May-2021

Source: IMF WEO (Oct 2020 & Apr 2021)

کووڈ کے پھیلاؤ کا ایک سال مکمل ہونے پر عالمی معیشت بظاہر اپریل تا جون 2020ء کی چٹھی ترین سطح سے قدرے تیزی، لیکن ناہموار انداز میں، بحالی کے لیے تیار ہے۔ جزوی طور پر کسی حد تک لچکدار، لیکن ابھی تک محدود صارفی اخراجات کے باعث 2020ء میں اہم ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی حقیقی جی ڈی پی میں سکڑاؤ کی شدت توقع سے کم تھی (شکل 5.1)۔ 2021ء کے آغاز سے ترقی یافتہ معیشتوں میں کووڈ ویکسی نیشن کی رفتار بھی تیز ہو گئی ہے۔ مالی منڈیاں اس بحالی کے لیے بڑی حد تک مثبت اور معاون رہی ہیں۔ ابھرتی معیشتوں کو سرمائے کی رقوم کا بہاؤ بڑی حد تک مضبوط رہا ہے کیونکہ سرمایہ کار بلند یافتوں والے اثاثوں کو ترجیح دے رہے ہیں، اگرچہ حال میں مہنگائی کے نمودار ہونے کے خدشات کے حالات میں ترقی یافتہ ممالک میں بالآخر پالیسی کے معمول پر واپس آنے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔

ان عالمی پیش رفتوں خصوصاً کووڈ پر معاون پالیسی اقدامات پاکستان سمیت ابھرتی منڈیوں کے لیے تجارت اور سرمایہ جاتی بہاؤ کے ذرائع دونوں کے ضمن میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ مثلاً، امریکہ، چین اور یوروزون کے ارکان سمیت دنیا کے

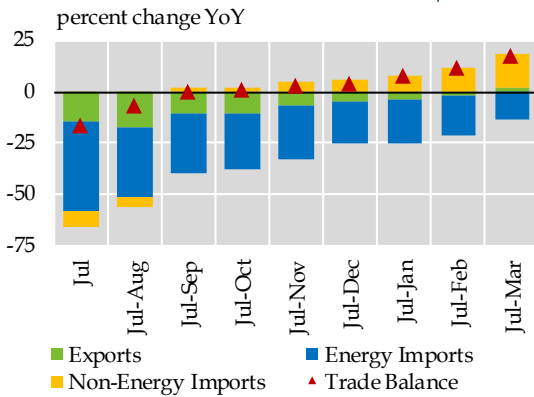
شکل 3.5: اہم ترقی معیشتوں کی برآمدات میں نمو: جولائی تا مارچ 21ء



Source: Haver Analytics & Pakistan Bureau of Statistics

ستمبر 2020ء میں ہو گیا تھا (شکل 5.4)۔ غیر توانائی اجناس کی بلند قیمتوں اور کئی اہم زرعی اجناس کی ملکی رسد میں مشکلات سے نمٹنے کی ضرورت کے باعث درآمدات نے بھی ادائیگیوں میں اضافہ کر دیا۔ برآمدی لحاظ سے بعض شعبوں، خصوصاً بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کے حجم میں مضبوط نمو ہوئی ہے اور اسٹیٹ بینک کو فراہم کردہ ڈیٹا کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں معتدل نمودار کی گئی۔¹ اس پیشتر مدت میں برآمدی وصولیوں میں اس تناسب سے اضافہ نہیں ہو سکا کیونکہ فروری 2021ء تک برآمدی وصولیوں میں مجموعی نمو منفی تھی۔ برآمدی حجم (پیشتر ٹیکسٹائل کے کچھ اہم اجزاء) میں مضبوط نمو بلند برآمدی آمدنی پر منتج نہیں

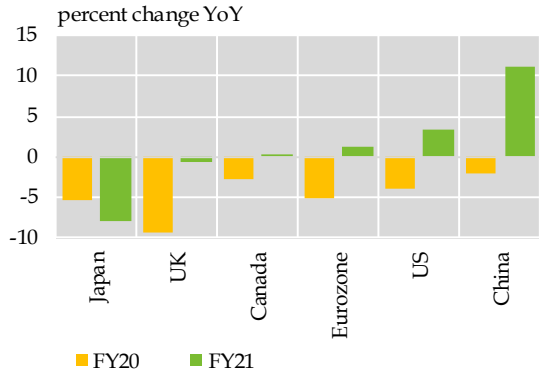
شکل 5.4: م س 21ء میں ایشیا کے تجارتی توازن کی مجموعی نمو



Source: State Bank of Pakistan

¹ بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کو فراہم کردہ برآمدی وصولیوں کے ڈیٹا کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال میں مجموعی برآمدی وصولیوں میں 2.3 فیصد اضافہ ہوا۔ ستمبر حکام کے پاکستان دفتر شریات کو فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق اسی مدت میں برآمدات 7.1 فیصد بڑھ چکی ہیں (دیکھیے سیکشن 5.5: تجارتی کماؤ)۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے اس رپورٹ سے منسلک ڈیٹا کے ضمیمہ میں توضیحاتی فرق۔

شکل 5.2: اہم عالمی درآمد کنندگان کی درآمدی نمو کارجمان۔ جولائی تا مارچ



Source: OECD/Haver Analytics

کیا۔ اہم ترقی منڈیوں کے آپس میں تجارتی روابط نے بھی ان کی برآمدات بڑھانے میں اہم کردار ادا کرنے کے ساتھ جاری کھاتے کی بلند وصولیوں میں حصہ ڈالا ہے۔ پاکستان کے معاملے میں گرچہ برآمدات میں بھی نمو ہوئی ہے، تاہم کرنٹ اکاؤنٹ میں خاصی بہتری کا بنیادی سبب کارکنوں کی ترسیلات زر ہیں، جو جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 21.5 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلند سطح تک پہنچ گئے تھے (جدول 5.1)۔ تمام اہم کوریڈور سے رقوم کی آمد میں اضافے کا رجحان برقرار رہا ہے جن میں حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے باضابطہ ذرائع سے زیادہ رقوم کی آمد بڑھانے کے لیے ترغیبات کے اعلان سمیت مختلف معاون عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ کووڈ کے سبب فضائی سفر پر عائد پابندیوں سے ملک کے ادائیگیوں کے توازن پر مسلسل مثبت اثرات مرتب ہونے کے علاوہ ترسیلات زر کا رخ باضابطہ ذرائع کی جانب موڑنے میں مدد ملی ہے اور یہ نو مہینوں میں خدمات کی تجارت کے خسارے کو تقریباً نصف کرنے کی اہم وجہ ہیں۔

دوسری جانب، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پاکستان کے تجارتی ساز و سامان کا خسارہ بڑھ گیا۔ ماہانہ تجارتی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 21ء کے شروع میں لاک ڈاؤن میں نرمی کے بعد جلد ہی غیر توانائی درآمدات کی ادائیگیوں میں مضبوط اور پائیدار تیزی کے باعث تجارتی خسارے میں اضافے کا آغاز

مطلق تبدیلی	جولائی تا مارچ		تیسری سہ ماہی			
	مالی سال 21ء	مالی سال 20ء	مطلق تبدیلی	مالی سال 21ء	مالی سال 20ء	
5,120	973	-4,147	426	-274	-700	جاری کھاتے کا توازن
-2,787	-18,642	-15,855	-2,307	-7,256	-4,949	تجارتی سامان کا توازن
417	18,698	18,281	1,010	6,883	5,873	برآمدات
3204	37,340	34,136	3317	14,139	10822	درآمدات
-1,074	6,671	7,744	9	2388	2,379	جس میں، توانائی کی درآمدات
4,277	30,669	26,392	3308	11,751	8443	غیر توانائی کی درآمدات
1,498	-1,361	-2,861	372	-419	-791	خدمات کا توازن
541	-3,594	-4,135	151	-921	-1,072	بنیادی آمدنی کا توازن
-686	1,871	2,557	-249	581	830	جس میں، سودی ادائیگیاں
4,460	21,468	17,008	1,628	7,265	5,637	کارکنوں کی ترسیلات زر
-5,988	-1,366	-7,354	-848	-1,057	-209	مالی کھاتے کا توازن
-755	1396	2151	-262	516	778	براہ راست سرمایہ کاری کی آمد
-494	-267	227	411	168	-243	جزوئی سرمایہ کاری رقوم کی آمد
1,014	1,296	282	-372	-277	95	بیرون ملک مالی اثاثوں میں اضافہ
-3,477	1,615	5,092	359	115	-244	زرمبادلہ قرضوں کی آمد (خالص)
-311	3,744	4,055	1006	702	-304	جس میں، عمومی حکومت
-967	-1465	-498	-534	-534	0	اسٹیٹ بینک
-393	-551	-158	-63	69	133	بینک
1,361*	13,493	10,845	78*	13,493	10,845	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت)*
1,164*	-4,285	-3,860	325*	-4,285	-3,860	اسٹیٹ بینک کے بینکنگ واجبات (آخر مدت)*
-	10.0	-4.0	-	4.6	-7.1	پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ (+)، کمی (-)، فیصد میں*

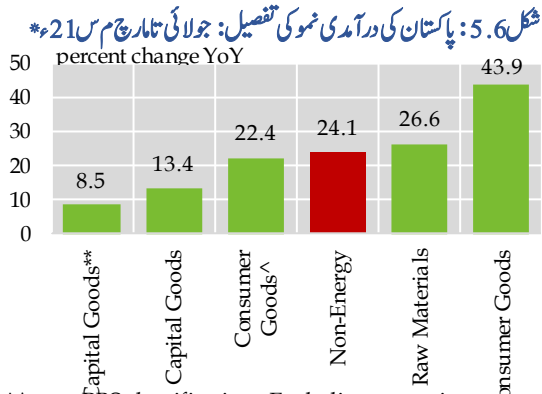
* اس مدت میں ذخائر، بینکنگ واجبات اور مارک ٹو مارکیٹ پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ۔ اسٹیٹ بینک کے بینکنگ واجبات میں تبدیلی کے ساتھ مثبت کے نشان سے واجبات میں کمی (بہتری) کی نشاندہی ہوتی ہے۔ نوٹ: مالی کھاتے کے توازن کے ساتھ منفی علامت کا مطلب ہے پاکستان اور دیگر مقامات پر خالص زرمبادلہ رقوم کی آمد ہے۔ مالی کھاتے کے توازن میں تبدیلی کی منفی علامت کا مطلب ہے پاکستان میں سال بسال بنیادوں پر خالص زرمبادلہ رقوم کی آمد۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان۔

ہو سکتی، جس کا ایک جزوی سبب برآمد کنندگان کو اپنی وصولیاں زیادہ لمبے عرصے تک بیرون ملک رکھنے کے حوالے سے کووڈ سے متعلق دی گئی رعایات ہیں۔

بیرونی قرضوں کے لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں خالص بنیادوں پر مجموعی رقوم کی آمد کم رہی جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے: (i) کمزور بیرونی سرمایہ کاری، (ii)، نئے سرکاری قرضوں کی کم سطح اور (iii) سرکاری قرضوں اور واجبات کی واپسی کی بلند سطح۔ جاری کھاتے کی بلند وصولیوں کی دستیابی نے سرکاری ذخائر پر اثر انداز ہوئے بغیر سرکاری قرضوں کو کم (خام) رکھنے کا موقع دیا۔ دستیابی کے لحاظ سے سرکاری رقوم کمرشل، دو طرفہ اور کثیر طرفہ ذرائع سے موصول ہوں گی؛ تاہم اس مدت میں سرکاری قرض گیری کے آمیزے میں کمرشل قرضوں

خصوصاً کارکنوں کی ترسیلات زر کو استعمال کرنے کا سبب بن رہی ہے۔² آئندہ مہینوں میں بہتر پیداوار کی توقعات کے باعث گندم اور چینی کی درآمدات ممکنہ طور پر عارضی ثابت ہو سکتی ہیں (باب 2)، اجناس کی عالمی قیمتوں میں حالیہ اضافہ رسد کے فعال انتظام اور منصوبہ بندی کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے تاکہ درآمدی ادائیگیوں پر دباؤ کم کیا جاسکے (باب 1)۔



*As per PBS classifications. Excluding energy imports (HS-27) from all categories. **w/o cell phones; ^w/o wheat and sugar

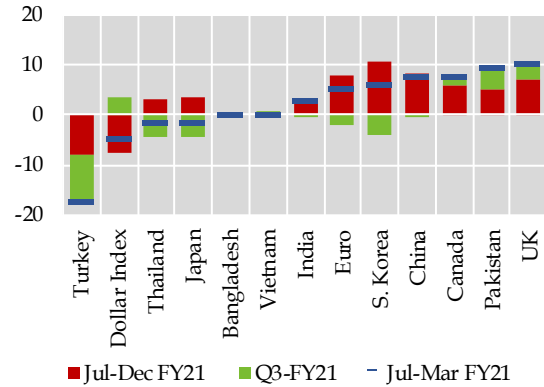
دوم، اگرچہ مجموعی جاری کھاتے میں فاضل کے سبب ملک کی خام بیرونی ماکاری کی ضروریات فی الحال کم ہیں، تاہم انہی ذرائع کو ادائیگی کے لیے کمرشل اور دو طرفہ رقوم کی آمد پر انحصار، جیسا کہ اس سال دیکھا گیا، واجبات کے فعال انتظام کا متقاضی ہو گا۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی موجودہ معتدل آمد کی موجودگی میں ضروری ہے کہ کثیر فریقی شراکت داروں اور سرمائے کے عالمی سرمایہ کاروں سے رابطہ رکھا جائے اور ضروری اصلاحات پر عملدرآمد کیا جائے۔

اس ضمن میں ملکی زر مبادلہ آمدنی میں جاری تنوع خصوصاً ستمبر 2020ء میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آرڈی اے) کا اجرا خوش آئند ہے۔ غیر مقیم پاکستانیوں کو سرمایہ کاریوں اور اپنے خاندانوں کی اعانت کے لیے

کا حصہ بڑھ گیا (سیکشن 5.3)۔ تیسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی سے بھی براہ راست فنانسنگ کی مد میں 500 ملین ڈالر حاصل ہوئے۔

ان تحركات میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں مجموعی طور پر 1.4 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا اور اس مدت کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر 10 فیصد تک بڑھ گئی۔ پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کا سلسلہ تیسری سہ ماہی، ایسے وقت میں جب دیگر ابھرتی منڈیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر مضبوط ہونا شروع ہو چکی تھی، سمیت پورے سال جاری رہا (شکل 5.5)۔ تیسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی قدر کی اضافی مضبوطی سے کچھ ملکی عوامل کی عکاسی ہوتی ہے جن میں آئی ایم ایف پروگرام کے جائزوں کی کامیاب تکمیل اور ترسیلات زر کی رقوم میں پائیدار نمو شامل ہیں (سیکشن 5.4)۔

شکل 5.5: امریکی ڈالر کے مقابلے میں نامیہ شرح مبادلہ



Source: Bloomberg, Haver Analytics

اگرچہ مجموعی بیرونی کھاتہ مستحکم ہے، تاہم ابھرتے ہوئے کچھ رجحانات کی نگرانی ضروری ہے۔ اول، حالیہ درآمدی خاکے سے پتہ چلتا ہے کہ زرعی اجناس (شکل 5.6) کی ملکی دستیابی میں کمی۔ بشمول غذائی اجزا (گندم اور چینی بلکہ سبزیاں بھی) اور غیر غذائی اجزا (کپاس)۔ فی الوقت دستیاب زرمبادلہ کی قیمتی آمدنی،

² پاکستان دفتر شاریات کی درجہ بندی اور اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران صارفی ایشیا کی درآمدات کو بڑھانے میں گندم، چینی، خشک مٹر، سیاہ چائے اور لہسن نے اہم کردار ادا کیا۔ بی بی این نے طبعی ویکسین کی درجہ بندی بھی صارفی ایشیا (ایچ ایس کوڈ 300220 کے تحت ایچ ایس 6 سٹچ پر) کے زمرے میں کی ہے، اور جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں ان کی درآمدی مالیت 31.7 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 223.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔

کارکنوں کی توسیلات زر میں اضافہ جاری ہے

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران پاکستان میں کارکنوں کی توسیلات زر 26.2 فیصد کی خالص بلند نمو کے ساتھ 21.5 ارب ڈالر کی تاریخی بلند سطح تک پہنچ گئیں۔ سال کے آغاز سے ہی رقوم کی آمد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور تمام اہم اور قدرے چھوٹی راہداریوں کی جانب سے اضافہ درج کیا گیا ہے (جدول 5.2)۔ مزید برآں، تقریباً تمام اہم کوریڈوروں (علاوہ امریکہ) سے رقوم کی آمد بھی اپنی تاریخی سطح پر ہے۔

کوڈ کے پھیلاؤ کو ایک برس سے زائد گزرنے کے بعد پاکستان کو توسیلات زر۔ کچھ دیگر اہم وصول کنندگان کے ساتھ۔ قابل ذکر حد تک چلکد ار رہی ہیں، جبکہ کچھ اور ممالک میں توقع کے مطابق کمی دیکھی گئی۔ مئی 2021ء میں جاری شدہ عالمی بینک کے اعداد و شمار کے مطابق مختلف علاقوں کو توسیلات زر کے بہاؤ میں مختلف قسم کے رجحانات نمایاں ہیں: 2020ء میں جنوبی ایشیا اور لاطینی امریکہ میں رقوم کی آمد میں اضافہ دیکھا گیا، جبکہ یورپ، وسطی امریکہ اور ذیلی صحارا افریقہ میں کمی درج کی گئی ہے (شکل 5.7 الف)۔ عالمی بینک کے تازہ ترین تخمینوں کے مطابق ابتدائی طور پر تمام علاقوں میں کمی کی توقعات کے مقابلے میں مختلف علاقوں میں نمو کے الگ الگ رجحانات 2020ء میں عالمی توسیلات زر میں 1.6 فیصد کی معتدل سال بسال کمی پر منتج ہوئے۔³

جنوبی ایشیا میں بیشتر بلند توسیلات کارخ پاکستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا کی طرف تھا، جبکہ بھارت میں رقوم کی آمد دباؤ میں رہی ہے (شکل 5.7 ب)۔ اسی طرح، لاطینی امریکہ میں بیشتر بلند رقوم کی آمد میکسیکو اور برازیل میں ہوئی، جبکہ خطے کے دیگر ممالک کو توسیلات قدرے کمزور رہی ہیں۔ دوسری جانب یورپ اور وسطی ایشیا کو توسیلات زر میں کمی کا بڑا ماخذ روس تھا، جہاں کوڈ 19 اور تیل کی قیمتوں میں کمی کے دوہرے بحران نے معاشی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب کیے اور پناہ گزینوں کی رقوم بھیجنے کی صلاحیت کو نقصان پہنچایا۔

مزید ذرائع کی فراہمی کے سلسلے میں آرڈی ایز کی وسعت میں جاری توسیع ملک میں زرمبادلہ کی اضافی رقوم کی آمد میں اہم کردار ادا کرے گی۔

جدول 5.2: پاکستان کو راہداری کے لحاظ سے کارکنوں کی توسیلات زر، جولائی تا مارچ ملین ڈالر

	م س 20ء	م س 21ء	تبدیلی
امریکہ	1,246.5	1,901.8	655.3
برطانیہ	1,793.2	2,900.5	1,107.3
خلیج تعاون کونسل	11,259.1	12,716.6	1,457.4
سعودی عرب	4,775.7	5,731.8	956.1
متحدہ عرب امارات	4,219.1	4,526.3	307.2
خلیج تعاون کونسل کے دیگر ممالک	2,264.3	2,458.5	194.1
یٹلیئم	47.2	176.9	129.7
فرانس	180.0	303.3	123.3
اٹلی	275.4	428.9	153.5
آسٹریلیا	229.8	440.2	210.4
کینیڈا	208.6	394.4	185.8
دیگر	1,769.0	2,205.2	436.2
کل	17,008.7	21,467.8	4,459.1

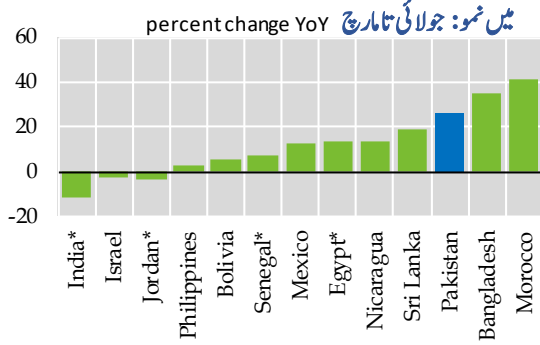
ماخذ: بینک دولت پاکستان

5.2 جاری کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں جاری کھاتہ 973 ملین ڈالر فاضل رہا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.1 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا۔ یہ فاضل سال کے ابتدائی پانچ مہینوں میں جمع ہوا تھا، جبکہ اگلے چار مہینوں میں معتدل خسارہ درج کیا گیا۔ اس مدت میں مجموعی فاضل کا اہم ماخذ کارکنوں کی توسیلات زر میں مسلسل اضافے کے ساتھ بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں کمی اور بین الاقوامی فضائی سفر کے کم ہو جانے کے باعث بنیادی آمدنی اور خدمات کے خساروں دونوں کا سکڑنا تھا۔ ان ذرائع سے زرمبادلہ کی خالص وصولیاں نو مہینوں کی مدت میں سامان کی تجارت کے خسارے میں 17.6 فیصد توسیع کا اثر زائل کرنے کے لیے کافی تھیں۔

³ ماخذ: عالمی بینک (2020ء)۔ کوڈ 19 بحران ہجرت کے عد سے۔ ہجرت اور ترقی کا مختصر جائزہ 34۔ واشنگٹن ڈی سی، عالمی بینک

شکل 5.7 ب: وبا پھیلنے کے بعد اہم وصول کنندگان کی ترسیلات زر



*During Jul-Dec (latest available data)

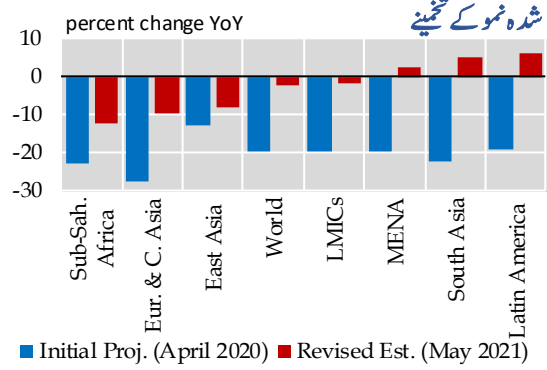
Source: Haver Analytics, State Bank of Pakistan

کے تارکین وطن کی مزید حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ بحالی کے عمل میں معاونت کے لیے زیادہ رقوم بھجوائیں۔

محرکاتی عوامل کے لحاظ سے ایک مشترک عامل بظاہر ترقی یافتہ ممالک، خصوصاً امریکہ اور برطانیہ، میں بھاری پالیسی اعانت معلوم ہوتی ہے، جو بین الاقوامی تارکین وطن کے اہم مقامات ہیں۔ نقد رقوم کی براہ راست منتقلیوں، بیروزگاری کے فوائد، کرائے اور یونیٹی ادا کیگیوں کو مؤخر کرنے پر مشتمل یہ اعانت پناہ گزینوں کے لیے اضافی آمدنی اور بچتوں کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوئی اور انہیں رقوم اپنے ملکوں کو بھجوانے کا موقع مل سکا۔ یہاں واضح رہے کہ ترقی یافتہ معیشتوں کی اس پالیسی اعانت سے نہ صرف فرسٹ جزیشن (یعنی بیرون ملک پیدائش والے) کارکنوں بلکہ ان کو وسیع شدہ خاندانی نیٹ ورکس کو بھی مدد ملی جو طویل مدت سے بیرون ملک رہائش پذیر ہیں۔

دیگر عوامل میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں کرنسی کے باہمی انتظامات نے بھی امریکی ڈالر کے لحاظ سے ترسیلات زر کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس ضمن میں، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں برطانیہ سے پاکستان کو ترسیلات زر میں 61.8 فیصد کا خاصا اضافہ نمایاں ہے، کیونکہ اس مدت کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں برطانوی پونڈ کی قدر 10 فیصد سے زائد بڑھی تھی۔ ترسیل کنندہ کی

شکل 5.7 الف: عالمی ترسیلات زر کی ابتدائی پیش گوئی اور نظر ثانی



Source: World Bank (April 2020 & May 2021)

ان علاقوں کو ترسیلات زر کے ان بظاہر متضاد رجحانات میں کئی عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ خطے سے قطع نظر ان میں سے کچھ عوامل اہم وصول کنندہ معیشتوں میں نمایاں طور پر مشترک ہیں۔ ایک مشترکہ ترغیباتی عامل و باہے۔ وصول کنندہ ممالک میں لاک ڈاؤن اور اس کے نتیجے میں روزگار اور کاروبار میں نقصانات کے ساتھ ساتھ صحت اور دیگر ہنگامی اقدامات پر اخراجات میں اضافے نے خاندانوں کا بیرون ملک مقیم رشتہ داروں کی اعانت پر انحصار بڑھا دیا ہے۔ یہ وہ عوامل ہیں جن کی عالمی بینک نے اپنے ہجرت اور ترقی کے تازہ ترین مختصر جائزے (مئی 2021ء) میں نشاندہی کی ہے۔

دیگر ترغیباتی عوامل کا تعلق منتخب ممالک کے ایک گروپ سے ہے۔ مثلاً، جنوبی ایشیا میں پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں نے اپنے تارکین وطن کے ساتھ ساتھ ترسیلات کی ادائیگی کو پروسیس کرنے والوں بشمول بینکوں اور منی ٹرانسفر آپریٹرز کے لیے رعایات میں اضافہ کیا ہے۔ ان رعایات سے بینکوں اور ایم ٹی اوز کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ پناہ گزینوں تک رسائی کی کوششوں، خصوصاً ڈیجیٹل ذرائع سے، کو بڑھائیں جبکہ انہوں نے تارکین وطن کو بھی سہولت دی ہے کہ وہ رقوم کی منتقلی کے لیے باضابطہ ذرائع پر منتقل ہو جائیں۔⁴ جہاں تک بنگلہ دیش کا تعلق ہے تو اس میں ایک ترغیباتی عامل جولائی 2020ء میں آنے والا شدید سیلاب تھا، جس سے اس

⁴ کوڈ پھیلنے کے بعد اعلان کردہ ترغیبات کی مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے، بینک دولت پاکستان کی پاکستانی معیشت کی کیفیت پر مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ کا باب 5۔

پست سودی ادائیگیوں کی وجہ سے بنیادی آمدنی خسارہ کم ہو گیا

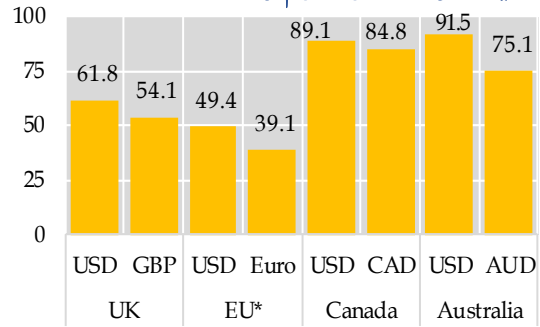
جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بنیادی آمدنی کا خسارہ 13.1 فیصد کمی کے ساتھ 3.6 ارب ڈالر رہ گیا۔ یہ تقریباً ساری بہتری بیرونی قرض پر سودی ادائیگیوں میں 26.8 فیصد کمی سے آئی، جو اس مدت میں گر کر 1.9 ارب ڈالر رہ گئیں۔ یہ کمی بنیادی طور پر پاکستان کی جانب سے جی 20 قرضہ سروس معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت دی گئی عارضی رعایتوں سے استفادے کی عکاسی کرتی ہے، جس کے تحت کئی کثیر فریقی قرض دہندگان نے بیرونی قرض پر اصل زر اور سودی ادائیگیوں کو معطل کر دیا ہے (باب 4)۔ ابتدائی طور پر دسمبر 2020ء میں واجب الادا قرضوں اور سودی ادائیگیوں کو ڈی ایس ایس آئی کے تحت مؤخر کیا گیا؛ تب سے اس اقدام میں متعدد بار توسیع ہو چکی ہے، اور اب یہ ان ادائیگیوں پر مشتمل ہے جو آخر دسمبر 2021ء تک واجب الادا ہیں۔⁶ مزید برآں، کووڈ 19 کے پھیلاؤ کے بعد عالمی شرح سود کے نشانیوں میں خاصی کمی سے رواں قرض کی شرح پر ادائیگیوں کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔⁷ مثلاً لائبر (LIBOR) کی ششماہی شرح آخر جون 2020ء کے 0.37 فیصد سے گر کر آخر مارچ 2021ء میں 0.21 فیصد پر آگئی ہے۔⁸

اسی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بیرونی سرمایہ کاروں (بلا واسطہ اور جزائی دونوں) کا منافع اور منافع منقسمہ 12.5 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ سرمائے کی واپسی ان شعبوں میں زیادہ نمایاں تھی جہاں بیرونی سرمایہ کاروں کے قدم مضبوطی سے جھے ہوئے ہیں اور جہاں جلد قابل فروخت صارفی اشیاء، ٹیلی کام اور تمباکو جیسے شعبوں میں نفع یابی گذشتہ برس کے مقابلے میں بھی بڑھ چکی ہے (شکل 5.9)۔ تاہم توانائی کے شعبے میں ابتدائی (دریافت) اور زیریں (ریفائننگ اور خوردہ فروخت) اجزا دونوں میں سرمائے کی واپسی کم رہی جس کا اہم

کرنسی (برطانوی پونڈ، برطانیہ سے ترسیلات زر کے لیے) کی قدر میں اضافے کا نتیجہ بلند ترسیلات زر کی صورت میں اس وقت نکلے گا جب اسے امریکی ڈالر میں منتقل کریں گے، خواہ پناہ گزین اتنی ہی رقم اپنی کرنسی میں کیوں نہ بھیج دیں۔ دیگر اہم ممالک بشمول یوروزون کے ارکان، کینیڈا اور آسٹریلیا کی کرنسیوں میں اسی طرح کے رجحانات نے امریکی ڈالر کے لحاظ سے ان کوریڈروں سے ترسیلات زر کے حجم میں بھی اضافہ کیا ہے۔ کرنسیوں کی حرکت پذیری میں ردوبدل کے بعد بعض اہم ترقی یافتہ ممالک کی ترسیلات زر میں نمو کی شرحیں کچھ معتدل ہو جاتیں، پھر بھی وہ کافی بلند سطح پر رہتیں (شکل 5.8)۔⁵ گراف میں شامل 12 ممالک پر شرح مبادلہ کے اثر (یعنی امریکی ڈالر کے مقابلے میں ان کی کرنسیوں میں اضافہ) کے نتیجے میں امریکی ڈالر کے لحاظ سے ان کوریڈروں سے پاکستان کو قوم کی آمد میں مجموعی طور پر 14.9 فیصد (318.4 ملین ڈالر) اضافہ ہوا۔

شکل 5.8: امریکی ڈالر اور ترسیل کنندہ کرنسی کے لحاظ سے پاکستان کی

ترسیلات میں نمو: جولائی تا مارچ س 21ء



*9 top Eurozone corridors

Source: SBP, Haver Analytics & SBP calculations

⁵ شکل 5.8 میں ترسیل کردہ کرنسی کے لحاظ سے نمو کو ان معیشتوں سے امریکی ڈالر میں موصول شدہ مہانہ ترسیلات زر کو ترسیل کنندہ کرنسی (مثلاً، برطانیہ سے قوم کی آمد کے لیے برطانوی پونڈ) کی اوسط مہانہ شرح مبادلہ (برطانوی پونڈ / امریکی ڈالر) سے اخذ کر کے مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کے جولائی تا مارچ کی مدتوں کے مہانہ ڈیٹا کو جمع کیا جاتا ہے اور آخر میں سال ہال نمو اخذ کی جاتی ہے۔

⁶ ماخذ: عالمی بینک، بتاریخ 28 مئی 2021ء، دستیاب ہے: <https://www.worldbank.org/en/topic/debt/brief/covid-19-debt-service-suspension-initiative>

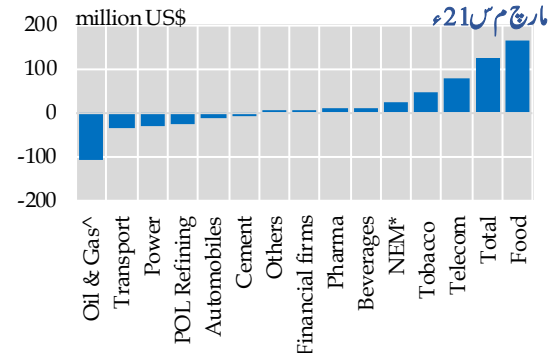
⁷ پاکستان کے لیے واجب الادا شرح بیرونی قرض کے اہم ذرائع میں کثیر فریقی ادارے (بشمول بیرس کلب)، کمرشل بینک، ترقیاتی بینک اور دو طرفہ شرکت دار شامل ہیں (ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 20-2019ء)۔ ان قرضوں میں سے بیشتر یا تو مکمل طور رواں شرح پر مشتمل ہیں، یا معین اور رواں جز پر مبنی ہیں۔ اس کے مقابلے میں یوروبانڈز اور صلوک کا معاہدہ معین شرحوں پر کیا جاتا ہے۔

⁸ ماخذ: آئی سی ای بیچ مارک ایڈمنسٹریشن۔

سامان کی درآمدی ادائیگیوں میں اسٹریڈ کارجمان دیکھا گیا اور نو مہینوں کی مدت میں یہ 8.4 فیصد تک بڑھ گئیں، اور ان میں تمام اضافہ تیسری سہ ماہی میں 37.9 فیصد اضافے کے سبب ہوا۔

سبب تیل کی کم عالمی قیمتیں ہیں، جن سے اس مدت میں رقوم کی مجموعی واپسی میں اضافے کو پختی سطح پر رکھنے میں مدد ملی۔

شکل 5.9: 5: منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی میں سال بسال تبدیلی: جولائی تا مارچ 21ء



^oil & gas exploration.*non-electrical machinery
Source: State Bank of Pakistan

خدمات کی برآمدات کے محاذ پر معلومات، مواصلات اور ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کے شعبے کی وصولیوں میں 43.6 فیصد صحت مند نمودار کی گئی اور یہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بڑھ کر 1.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ملک کی آئی ٹی فرمیں وبا کے دوران مختلف آئی ٹی خدمات کی طلب میں بھاری اضافے کو استعمال کرتے ہوئے عالمی منڈی میں مسلسل اپنی سرایت بڑھا رہی ہیں۔ تاہم، حوصلہ افزا آئی سی ٹی برآمدات کے اثرات کو مقامی جہاز رانی اور فضائی صنعتوں سمیت خدمات کے دیگر شعبوں کی وصولیوں میں کمی نے تقریباً مکمل طور پر زائل کر دیا۔

جدول 5.3: خدمات کے توازن کی تفصیل، جولائی تا مارچ*

ملین امریکی ڈالر

تبدیلی	م 21ء	م 20ء	ٹرانسپورٹ
319	-1,575	-1,894	فضائی مسافر
530	83	-447	مال برداری
-117	-1,516	-1,399	سفر
478	-221	-699	آئی سی ٹی خدمات
349	1,111	762	برآمدات
459	1,512	1,053	درآمدات
110	401	291	دیگر
351	-678	-1,030	خدمات کا توازن (خالص)
1,497	-1,363	-2,861	

*مغنی توازن کا مطلب ہے خسارہ اور مثبت علامت کا مطلب ہے فاضل۔

^مثبت علامت سال بسال بہتری اور دیگر کو ظاہر کرتی ہے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

5.3 مالی کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ملک میں خالص مالی رقوم کا بہاؤ گھٹ کر 1.4 ارب ڈالر ہو گیا۔ جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں موصول شدہ 7.4 ارب ڈالر کے مقابلے میں بے حد معمولی ہے۔ اس بھاری کمی میں چند اہم پیش رفتوں نے کردار ادا کیا۔ پہلا، معیشت پر خالص زر مبادلہ ادائیگی کا دباؤ قدرے کمزور رہا،

کم بین الاقوامی فضائی سفر سے خدمات کا خسارہ کم رکھنے میں مدد ملی

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں تجارتی خسارہ 52.4 فیصد سکڑ کر 1.4 ارب ڈالر پر آ گیا۔ تقریباً تمام بہتری درآمدات میں دیکھی گئی کیونکہ اس مدت میں ادائیگیوں میں 20.4 فیصد کمی نمایاں کی واقع ہوئی؛ دوسری جانب برآمدی وصولیاں تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر ٹھہری ہیں۔

جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی پاکستانی معیشت کی کیفیت کے بارے میں دوسری سہ ماہی رپورٹ میں تفصیلات دی گئی ہیں، خدمات کی درآمدی ادائیگیوں میں کمی کا اہم سبب دوزمروں کی درآمدات ہیں، جو دونوں بین الاقوامی فضائی سفر سے منسلک ہیں اور کووڈ کی وبا نے انہیں شدید متاثر کیا ہے (جدول 5.3)۔ فضائی ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمدی ادائیگیوں میں خاصی کمی، جو بنیادی طور پر پاکستانی مقیم افراد کی جانب سے فضائی ٹکٹوں کی خریداری کو ظاہر کرتی ہے، نے خدمات کے کھاتے کی مجموعی بہتری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فضائی سفری خدمات کی درآمد کا قریبی ربط ہوتا ہے، جن میں بین الاقوامی فضائی سفری مقاصد کے لیے پاکستانی مقیم افراد کی جانب سے زر مبادلہ کی مشکل نقد خریداریاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں

بیرونی شعبہ

کاری میں سے تقریباً نصف (46.7 فیصد) چین سے موصول ہوئی، جو پاکستان کے لیے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

کووڈ کی وبا پھیلنے کے بعد سے عالمی براہ راست سرمایہ کاری محدود رہی ہے، اور 2020ء میں رقوم کا بہاؤ کافی تیزی سے گر کر ایسی سطح پر آ گیا، جو 09-2008ء کے عالمی مالی بحران میں دیکھی گئی کمی سے بھی نیچے تھا۔¹¹ ترقی یافتہ ممالک کو سب سے زیادہ کمی کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ ترقی پذیر معیشتوں کو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں کمزور رہی۔ تاہم چین اور بھارت کو اس رجحان سے استثناء حاصل رہا کیونکہ ان دونوں ممالک کو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھ گئی، انضمام اور تھویل کے باعث ہائی ٹیک اور آئی سی ٹی صنعتوں میں رقوم کی آمد بلند رہی، جبکہ چینی دواساز فرموں کو بھی بیرون ملک سے نئی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری موصول ہوئی۔

اس سے قطع نظر، مالی سال 21ء میں پاکستان کو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی کمزوری کا جزوی ذمہ دار مجموعی کمزور عالمی رجحانات ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کچھ ملکی عوامل نے بھی کردار ادا کیا۔ اول، ان ترغیبات کی کمی تھی جن سے ایسے شعبوں میں نئی سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہو سکتا تھا جو گزشتہ چند برسوں سے بلند بیرونی راست سرمایہ کاری وصول کر رہے ہیں، جیسے کہ ٹیلی کام اور بجلی۔ ٹیلی کام کے معاملے میں موبائل فون فرموں نے اپنی بیرونی سرپرست کمپنیوں سے قرض لیا تھا، تاکہ وہ حکومت کے پاس اپنے لائسنس کی تجدید کی فیس جمع کر سکیں۔ ان فرموں کو لائسنس کی مد میں کوئی ادائیگی کرنے کی ضرورت نہیں تھی، نہ ہی انہیں دیگر کاروبار یا آپریٹنگ سرگرمیوں کے لیے بیرون ملک سے نئی خاصی سرمایہ کاری وصول کرنے کی ضرورت تھی (جدول 5.4)۔ دراصل، کچھ فرموں نے اس سال

کیونکہ نو مہینوں کی مدت میں مجموعی جاری کھاتے کا خسارہ فاضل رہا۔ ایک جانب، فاضل نے ملک کی بیرونی قرضوں کی ضروریات میں کمی کر دی اور حکومت کو سرکاری ذخائر پر اثر انداز ہوئے بغیر اپنی خام قرض گیری میں کمی کا موقع دیا۔ اور دوسری جانب، اس فاضل کی عکاسی پاکستانی بینکوں اور دیگر اداروں کے بیرونی اثاثوں کے بڑھنے سے ہوئی، جس نے ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار میں درج خالص مالی رقوم کی آمد و رفت کو کم کر دیا۔⁹

دوسری اہم پیش رفت حکومت اور مرکزی بینک کی جانب سے قرضوں اور واجبات کی بلند واپسی تھی، جس نے خالص بنیادوں پر رقوم کی آمد کو کم کر دیا۔ سوم، بیرونی سرمایہ کاری رقوم کی آمد گزشتہ برس سے کم تھی، کیونکہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سال بسال بنیادوں پر گھٹ گئی، جبکہ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے رقوم کا خالص اخراج درج کیا گیا۔ اور آخری، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی ہے، جس سے سہ ماہی میں براہ راست ای ایف ایف کی مد میں تقریباً 500 ملین ڈالر کے حصول میں مدد ملی، اور ملک کو آخر مارچ 2021ء تک عالمی سرمایہ منڈیوں تک رسائی میں بھی سہولت ملی۔¹⁰

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پاکستان کو خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 35.1 فیصد کمی کے ساتھ 1.4 ارب ڈالر رہ گئی، تینوں سہ ماہیوں میں سرمایہ کاری میں سال بسال بنیادوں پر کمی ہوئی۔ گزشتہ برس کی طرح بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بدستور بجلی کے شعبے کی بالادستی قائم رہی اور اس مدت میں ملک میں آنے والی مجموعی براہ راست سرمایہ کاری میں اس کا حصہ 52.9 فیصد رہا۔ اس سرمایہ

⁹ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران جاری کھاتے کے فاضل میں پاکستانی بینکوں اور دیگر اداروں کے بیرون ملک رکھے گئے اثاثوں میں 1.3 ارب ڈالر اضافے نے جزوی حصہ ڈالا، جسے ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار میں پاکستان سے زرمبادلہ کے اخراج کے طور پر درج کیا گیا۔

¹⁰ اگرچہ پاکستان نے 31 مارچ 2021ء کو یورو بانڈ جاری کیے تھے، تاہم اجرائی وصولیاں اپریل 2021ء کے اوائل میں موصول ہوئیں، اور اسی لیے آخر مارچ تک زرمبادلہ کے ذخائر کی پوزیشن میں ان کی عکاسی نہیں ہوئی تھی۔

¹¹ 2020ء میں عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد 42 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 859 ارب ڈالر رہنے کا تجربہ لگایا گیا تھا۔ تقابلی کے لیے 2008ء میں عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مالیت 1.5 ٹریلین ڈالر (21.2 فیصد سال بسال کم) اور بحالی سے قبل 2009ء میں 1.2 ٹریلین ڈالر (17 فیصد کم) رہی۔ ماخذ: عالمی سرمایہ کاری کے رجحانات کی نگرانی رپورٹ، جنوری 2021ء، اقوام متحدہ کا نفرنس برائے تجارت و ترقی۔

جدول 5.4: شعبہ وار خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری: جولائی تا مارچ

ملین ڈالر

تبدیلی	مالی سال 21ء	مالی سال 20ء	
	14.2	20.4	غذا
	13.3	31.3	ٹیکسٹائل
	16.6	-1.2	کمپیوٹرز
	158.3	218.3	تیل و گیس کی دریافت
	-38.1	3.5	آئل ریفا سزیاں
	50.2	25.6	انفارمیشن ٹیکنالوجی
	104.9	143.4	برقی مشینری
	19.7	55.5	گاڑیاں
	737.8	742.4	بجلی
	-62.6	464.8	ٹیلی کام
	192.1	210.5	مالی فرمیں
	188.6	235.8	دیگر
	1,395.0	2,150.3	کل
	-755.2		

بینک دولت پاکستان

اس کے ساتھ تیل کی ڈاؤن اسٹریم (ریفائننگ اور خوردہ) سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج درج کیا گیا۔

اس تناظر میں، ملکی معیشت کے زیادہ متحرک شعبوں میں بیرونی سرمایہ کاری کو متوجہ کرنا اہم ہے۔ پالیسی اور ضوابطی تناظر میں توجہ سازگار ماحول کی فراہمی پر مرکوز رہی ہے۔ اس ضمن میں بعض حالیہ اقدامات میں خدمات کی فرموں (خصوصاً آئی سی ٹی فرموں) کے لیے زرمبادلہ کے ضوابط میں نرمی کے ساتھ ایسی پالیسیاں شامل ہیں، جو موبائل فون ساز اور برقی گاڑیوں کی صنعتوں کے لیے مخصوص شعبہ جاتی پالیسیاں جو ممکنہ طور پر طویل مدتی سرمایہ کاری کے ممکنہ مواقع کے ساتھ سرمایہ کاروں کو متوجہ کر سکتی ہیں۔ اسی طرح، سی پیک کے دوسرے مرحلے میں کوئی پیش رفت، جس میں خصوصی اقتصادی زون کے قیام اور بیرونی فرموں کو اپنی پیداوار پاکستان منتقل کرنے کی طرف راغب کرنے پر توجہ دینے سے بھی ملک میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

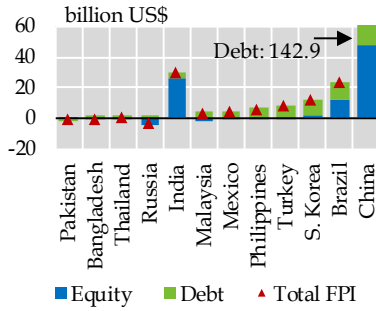
کووڈ کے سبب ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں مالی سیالیت کے غیر معمولی ادخالات اور مستحکم اور کم شرح سود کے سبب عالمی سطح پر سرمایہ کاروں میں خطرہ مول لینے کی کاررجان ابھی بلند سطح پر ہے۔ اس صورت حال کے نتیجے میں اثاثوں کے مختلف زمروں میں کئی قسم کے قدرے پرخطر اثاثوں میں سرمایہ کاری کو مہمیز ملی ہے، جیسے ایکویٹی اور بلند یافتہ کے قرضے (کارپوریٹ کے ساتھ ریاستی اداروں کی جانب سے بھی)۔ تاہم کچھ دلچسپ رجحانات نمایاں ہیں۔ اول، بظاہر اثاثوں کے مختلف زمروں میں بیرونی سرمایہ کاری کی جغرافیائی تقسیم دیکھنے میں آئی ہے۔ خصوصاً، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے اختتام سے لے کر پوری تیسری سہ ماہی میں ایکویٹی مارکیٹ کا منافع اہم ترقی یافتہ معیشتوں خصوصاً امریکہ میں قدرے خاصا بلند رہا ہے اور اس بلند منافع سے ان معیشتوں کی ایکویٹی منڈیوں کو سرمائے کے مضبوط بہاؤ کی ترغیب دینے میں مدد ملی ہے (شکل 5.10) اور (شکل 5.11)۔ بعض اہم ابھرتی منڈیوں کی ایکویٹی میں کارکردگی اگرچہ مطلق لحاظ سے مناسب ہے تاہم ترقی یافتہ معیشتوں کے منافع کے مقابلے میں قدرے کمزور رہی ہے، جس کا نتیجہ ابھرتی منڈیوں کی ایکویٹی میں کمزور بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

اپنی کمپنیوں کے اندرونی قرضوں کو واپس کیا، جس سے اس سال ٹیلی کام شعبے سے خام بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے اخراج میں معمولی اضافہ ہو گیا۔

بجلی کے شعبے میں بھی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کسی تبدیلی کے بغیر گذشتہ برس کی سطح 0.7 ارب ڈالر پر رہی۔ سی پیک سے متعلق بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے جن منصوبوں میں گذشتہ برس خاصی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری موصول ہوئی تھی، ان میں اس سال سرمایہ کاری کی سطح قدرے پست رہی کیونکہ یہ منصوبے تکمیل کے قریب تھے، جبکہ ان منصوبوں میں سے کچھ میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج بھی دیکھا گیا۔

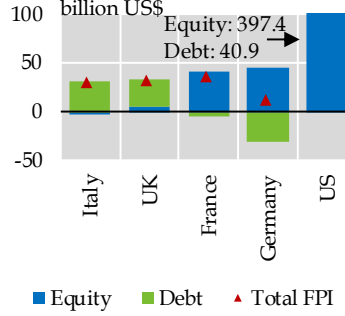
مزید برآں، صنعتوں سے مخصوص بعض پیش رفتیں جیسے کہ تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور عالمی سطح پر کارپوریٹ یکجائی سے سرمایہ کاروں کو کچھ جزدانی سرمایہ کاری کو دوبارہ متوازن بنانے کی ترغیب ملی۔ پاکستان کے معاملے میں اس کا نتیجہ تیل و گیس کی دریافت کے شعبے میں نئی سرمایہ کاری میں نمایاں سست رفتاری پر منتج ہوا،

شکل 5.12: ترقی یافتہ اور ابھرتی معیشتوں میں خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی آمد



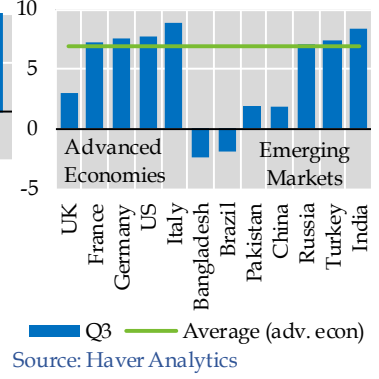
*Jul-Dec FY21 (latest available data)
Source: IMF/Haver Analytics

شکل 5.11: اہم ابھرتی معیشتوں میں خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی آمد



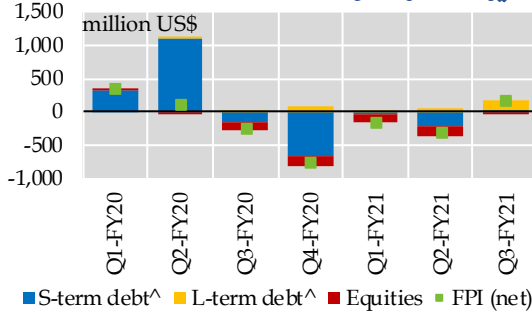
*Jul-Dec FY21 (latest data)
Source: IMF/Haver Analytics

شکل 5.10: م 21 س 3 کی آمد میں ترقی یافتہ اور ابھرتی معیشتوں کی ایکویٹی کا منافع



Source: Haver Analytics

شکل 5.13: پاکستان آنے والی بیرونی جزدانی سرمایہ کاری، قرضہ اور ایکویٹی تمسکات کی تفصیل



*excluding Eurobond/Sukuk. ^short-term/long-term
Source: State Bank of Pakistan

مقامی قرضہ تمسکات میں بلند بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے اس مدت میں ایکویٹی تمسکات سے مسلسل اخراج کی جزوی تلافی میں مدد ملی۔ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) کے ڈیٹا سے نشانہ دی جاتی ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے تقریباً تمام شعبوں میں فروخت دیکھی گئی اور ان شعبوں میں بھاری فروخت ہوئی جہاں بیرونی ملکیت کی سطح بلند ہے جن میں بینکاری، تیل و گیس اور سینٹ شامل ہیں۔¹² فروخت کے اس وسیع البینا درجہ میں ٹیکسٹائل کے شعبے کو استثنیٰ حاصل ہے کیونکہ نو مہینوں کی مدت میں بیرونی سرمایہ کار فہرستی ٹیکسٹائل

کی صورت میں نکلا ہے (شکل 5.12)۔ اس کے بجائے ابھرتی منڈیوں میں بیرونی سرمایہ جاتی رقوم ان کی مقامی کرنسی کے قرضہ تمسکات میں داخل ہوئیں، کیونکہ عالمی سرمایہ کار مسلسل بلند یافتوں کی حامل معین آمدنی تمسکات کی تلاش میں تھے۔

کسی حد تک یہ عالمی رجحانات جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کو بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے بہاؤ میں بھی نمایاں تھے۔ نو مہینوں کی مدت میں مجموعی بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں 267 ملین ڈالر کا خالص اخراج دیکھا گیا، جبکہ رقوم کا اخراج ایکویٹی میں مرکوز رہا اور تمام اخراج سال کی پہلی ششماہی میں درج کیا گیا، جبکہ تیسری سہ ماہی میں ایسی سرمایہ کاری کے بہاؤ میں استرداد دیکھا گیا (شکل 5.13)۔ مقامی کرنسی کے طویل مدتی قرضہ تمسکات (خصوصاً، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز) میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں دوسری سہ ماہی سے اضافہ شروع ہوا اور تیسری سہ ماہی میں بھی یہی رجحان جاری رہا۔ طویل مدتی بانڈز میں بیرونی سرمایہ کاروں کے داخلے سے ممکنہ طور پر آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے باعث موافق احساسات کی عکاسی ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر ترقی یافتہ اور ابھرتی معیشتوں کے مقابلے میں ملکی شرح سود کا فرق بھی مستحکم رہا، جس سے سرمایہ کاروں کو طویل مدت میں بلند شرحوں پر سرمایہ رکھنے کا موقع ملا (باب 3)۔

¹² جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بیرونی سرمایہ کار 295.1 ملین ڈالر مالیت کی پاکستانی ایکویٹی کے خالص فروخت کنندہ تھے۔ بلند ترین فروخت بینکاری (98.3 ملین ڈالر) میں درج کی گئی، جس کے بعد تیل و گیس کی دریافت اور پیداوار (45.8 ملین ڈالر) اور سینٹ کے شعبے (40.5 ملین ڈالر) کی باری آتی ہے۔ ماخذ: نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان۔

ایکویٹی کے خالص خرید ارتھے، اگرچہ خریداری کی رقم قدرے متعادل (3.2 ملین ڈالر) رہی۔

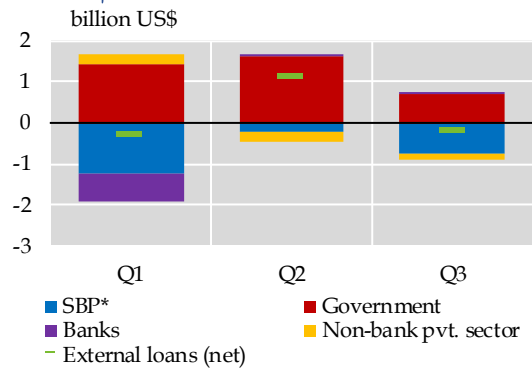
واجبات کا خالص اعادہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بیرونی قرضوں میں 1.6 ارب ڈالر کی خالص رقوم کی آمد ہوئی، جو گزشتہ برس کی تقابلی مدت میں موصول شدہ 5.1 ارب ڈالر کے مقابلے میں تین گنا سے زیادہ کم تھا۔ ڈیٹا کی سہ ماہی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ دوسری سہ ماہی میں 91 فیصد سے زائد خالص بہاؤ دیکھا گیا، جبکہ پہلی اور تیسری سہ ماہیوں میں رقوم کی بھاری واپسی ان سہ ماہیوں میں خالص قرضہ کے بہاؤ کو محدود کرنے کا باعث بنی (شکل 5.14)۔

دیے گئے۔ دیگر اہم رقوم کی آمد میں عالمی بینک اور ایشیائی انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک کے مشترکہ طور پر دیے گئے 750 ملین ڈالر شامل ہیں جو کووڈ 19 پھیلنے کے بعد پائیدار معیشت کے لیے مضبوط اداروں کے پروگرام کے تحت میزبانی اعانت اور مالیاتی اصلاحات کے لیے دیے گئے۔ اس سال کمرشل قرض گیری خام بنیادوں پر بلند تھی اور خام لحاظ سے سرکاری رقوم کے بہاؤ کا واحد سب سے بڑا ذریعہ تھی۔

مارچ 2021ء میں آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی سے ای ایف ایف پروگرام کے تحت تقریباً 500 ملین ڈالر کی مشترکہ قسط (دوسرے تاپانچویں جائزوں کے لیے) کے حصول میں مدد ملی۔¹³ تاہم ملک آئی ایم ایف کے بچھلے قرضے بھی واپس کر رہا ہے، جس نے اسٹیٹ بینک کی کتابوں میں آئی ایم ایف کے قرضے کا حجم کم کر دیا۔ مجموعی طور پر ملک نے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں تقریباً 280 ملین ڈالر کی رقوم واپس کیں۔

شکل 5.14: بیرونی قرضوں کی خالص آمد: جولائی تا مارچ 21ء



*including below-the-line IMF repayments
Source: State Bank of Pakistan & SBP calculations

جدول 5.5: سرکاری بیرونی قرضوں کے اہم ذرائع۔ جولائی تا مارچ*

ملین ڈالر

تہدیلی	م 21ء	م 20ء	کمرشل
1,320.5	3,119.7	1,799.2	ایشیائی ترقیاتی بینک
-974.3	1,247.3	2,221.6	عالمی بینک
582.0	905.3	323.3	آئی ڈی بی
-318.4	462.2	780.6	اے آئی آئی بی
245.6	252.1	6.5	دیگر کثیر طرفہ
-16.9	65.7	82.6	دو طرفہ رقوم کی آمد
-155.2	1,360.9	1,516.1	مجموعی سرکاری قرضے
683.4	7,413.3	6,729.9	

* خام لحاظ سے۔ علاوہ 500 ملین ڈالر کی ای ایف ایف قسط (مالی سال 21ء) اور مرکزی

بینک کے واجبات۔

ماخذ: اقتصادی مشیر ونگ، وزارت خزانہ

5.4 شرح مبادلہ اور ذخائر

نو مہینوں کی مدت میں ملکی زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر 1.7 ارب ڈالر کے اضافے سے بڑھ کر آخر مارچ 2021ء تک 20.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ اس اضافے کا

نئے قرضوں میں کمرشل قرضوں اور دو طرفہ اور کثیر طرفہ رقوم کی آمد کو بالادستی حاصل رہی؛ کثیر طرفہ ذرائع کے بیشتر قرضے کووڈ سے متعلق میزبانی اعانت کے لیے تھے۔ کثیر فریقی اداروں میں ایشیائی ترقیاتی بینک کی بالادستی قائم رہی اور جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں اس قرض دہندہ سے 1.2 ارب ڈالر کی خام رقوم کی آمد ہوئی (جدول 5.5)۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضے کووڈ سے متعلق اعانت، اور ملک کی تجارتی مسابقت میں بہتری لانے اور ملکی سرمایہ منڈی کی ترقی کے لیے

¹³ موجودہ ای ایف ایف کے تحت پروگرام فنڈنگ کو اعانت میزبانہ کے لیے استعمال کرنے کی اجازت بھی دی گئی ہے اور اس کا اندراج ادا کیوں کے توازن کے ڈیٹا میں عمومی حکومت کی بیرونی قرض گیری کے تحت کیا جاتا ہے۔

بیرونی شعبہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں کمرشل بینکوں کے ذخائر 356 ملین ڈالر کے اضافے سے بڑھ کر آخر مارچ تک 7.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ تاہم، اعداد و شمار کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مدت میں کافی تغیر پذیری دیکھی گئی۔ خصوصاً، بینکوں کے ذخائر (جیسے بیرونی کرنسی ڈپازٹس، تجارتی قرضوں کا خالص) اور تجارتی نوٹس و بیلنس میں پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی طور پر خاصا اضافہ ہوا تھا، جو بیرون ملک خالص جاری کھاتے کی آمدنی جمع ہونے کا عکاس ہے۔¹⁴ تاہم، اگلی دو سہ ماہیوں میں بینکوں کے ذخائر 7.1 تا 7.2 ارب ڈالر کی سطح پر مستحکم ہو گئے کیونکہ انہوں نے اپنے تجارتی قرضوں میں اضافہ کر دیا اور چونکہ درآمدی ادائیگی پر دباؤ نمودار ہونا شروع ہو گیا تھا۔ ان پیش رفتوں کی عکاسی تیسری سہ ماہی میں بینکوں کے نوٹس و بیلنسوں میں کمی سے ہوتی ہے۔¹⁵

چند دیگر ابھرتی معیشتوں کی کرنسیوں (سیکشن 5.1) کی طرح پورے سال کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں مضبوطی کا سلسلہ جاری رہا اور جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں اس کی قدر تقریباً 10 فیصد تک بڑھ گئی۔ تیسری سہ ماہی کے دوران قدر میں اضافہ (4.6 فیصد) دیگر سہ ماہیوں (پہلی سہ ماہی میں 1.4 فیصد اور دوسری سہ ماہی میں 3.7 فیصد) کے مقابلے میں بلند تھا۔ تیسری سہ ماہی میں ای ایف ایف پروگرام کے جائزے کی کامیاب تکمیل، بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں ملک کی مؤثر واپسی، ترسیلات زر میں مسلسل اضافے کے سبب جاری کھاتے کے توازن میں استحکام، نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کیے بغیر کووڈ کی دوسری لہر کے مؤثر انتظام اور حوصلہ افزا صنعتی کارکردگی کے بل بوتے پر پاکستانی روپے کی مضبوطی سے مجموعی مثبت احساسات کی عکاسی ہوتی ہے۔

حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کے لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ملا جلا رجحان رہا، اور پاکستان ان ممالک میں شامل رہا جن کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ اس

ایک بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر مشتمل تھا، جبکہ بینکوں کے ذخائر میں قدرے کم شدت سے اضافہ ہوا۔ اسی مدت میں اسٹیٹ بینک نے اپنے 1.5 ارب ڈالر کے خالص پیٹنگی واجبات کی ادائیگی بھی کی۔

ذخائر کی پوزیشن میں بیشتر بہتری دوسری سہ ماہی میں درج کی گئی (جدول 5.6)۔ جاری کھاتے میں فاضل کے ساتھ دوسری سہ ماہی میں کمرشل اور دو طرفہ ذرائع سے قرض گیری کے باعث خالص مالی رقوم کی دستیابی بھی بلند تھی۔ سرکاری قرضوں کی واپسی بھی دیگر سہ ماہیوں کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں قدرے کم رہی، جس نے اس مدت میں ذخائر بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ لہذا، تیسری سہ ماہی میں مرکزی بینک اور حکومت کی جانب سے قرضوں کی بلند واپسی کے باعث سرکاری ذخائر میں خالص اضافہ سست ہو گیا۔

جدول 5.6: زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں تبدیلی اور اسٹیٹ بینک کے پیٹنگی واجبات (خالص)، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء

ملین ڈالر	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ	اسٹاک ^۸
اسٹیٹ بینک کے ذخائر	22	1,262	78	1,361	13,493
بینکوں کے ذخائر	477	-135	14	356	7,110
مجموعی ذخائر	499	1,127	92	1,717	20,604
اسٹیٹ بینک کے خالص پیٹنگی واجبات ^۹	0	-1,164	-325	-1,489	-4,285

^۸ آخر مارچ 2021ء تک اسٹاکس۔ پیٹنگی واجبات کے اسٹاک کے ساتھ منفی علامت سے قبیل مدتی پوزیشن کی نشاندہی ہوتی ہے۔

^۹ پیٹنگی واجبات میں تبدیلی کی منفی علامت سے واجبات کی خالص واپسی (یعنی بہتری) ظاہر ہوتی ہے۔

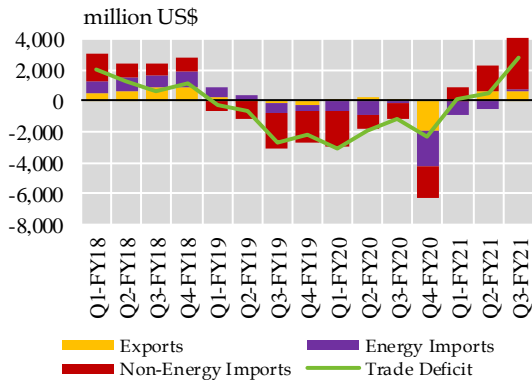
ماخذ: بینک دولت پاکستان

¹⁴ بینکوں کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر کی تعریف ان کے تجارتی مالکاری کی مد میں درآمد اور برآمد کنندگان کو دیے گئے قرضوں کے منافع کو الگ کر کے ان کے بیرونی کرنسی کھاتوں (ایف ای 25 ڈپازٹس) کے بیلنس کے طور پر ہوتی ہے۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ ذخائر 477 ملین ڈالر تک بڑھے تھے۔ اسی طرح، سہ ماہی کے دوران بینکوں کے نوٹس و بیلنس، جنہیں ان کے سیال ذخائر کی پوزیشن اخذ کرنے میں استعمال نہیں کیا جاتا، میں مزید 408 ملین ڈالر کا اضافہ ہو گیا۔

¹⁵ آخر اکتوبر 2020ء تک بینکوں کے تجارتی نوٹس و بیلنس 566 ملین ڈالر کی بلند سطح تک پہنچ گئے تھے اور تب سے ان میں کمی کارخانہ ہے اور آخر مارچ 2021ء تک یہ 26 ملین ڈالر تک پہنچ گئے۔

برآمدات میں بھی بڑھ گئیں لیکن درآمدات میں اضافے کی نسبت کم تیزی کے ساتھ۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں برآمدات میں ہونے والی توسیع میں بیشتر حصہ قدر اضافی ٹیکسٹائل کا تھا۔ غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں چاول کی برآمدات میں معتدل اضافہ ہوا، جبکہ غیر باسستی چاول کی بلند برآمدات سے جزوی طور پر باسستی چاول کی برآمدات میں کمی کی تلافی میں مدد ملی۔

شکل 5.16: تجارتی خسارے میں سال بسال تبدیلی کی تفصیل



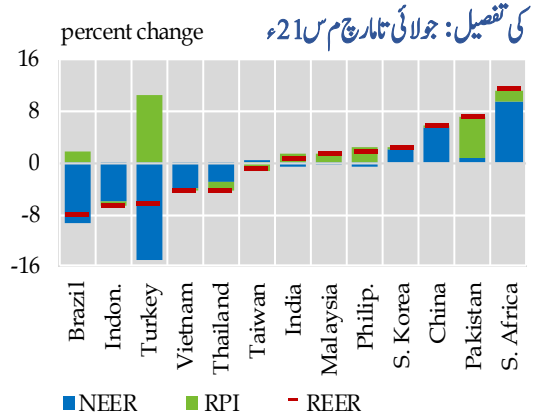
Source: Pakistan Bureau of Statistics

برآمدات

کسٹم ڈیٹا کی بنیاد پر جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں برآمدات 7.1 فیصد اضافے سے بڑھ کر 18.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو مالی سال 14ء کے بعد سے اس کی بلند ترین سطح ہے۔ برآمدات کی نمو میں ٹیکسٹائل گروپ نے اہم کردار ادا کیا (جدول 5.7)۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کی بیشتر نمو میں قدر اضافی اجزانے کردار ادا کیا۔ ان میں ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائل (چادریں اور تولیے) اور دیگر ٹیکسٹائل ایشیا (ذاتی تحفظ کا سامان وغیرہ) شامل ہیں۔ دیگر غیر ٹیکسٹائل اجزا میں غیر باسستی چاول کی بلند برآمدات نے جزوی طور پر باسستی چاول کی کم برآمدات کا اثر زائل کر دیا، جبکہ کیمیکل، ادویات اور طبی آلات نے بھی مجموعی برآمدی نمو میں مثبت حصہ ڈالا۔ آخر میں خام پیٹرول اور پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں خاصی کمی ہوئی۔

مدت میں بڑھ گئی (شکل 5.15)۔¹⁶ پاکستان کے معاملے میں حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں ہونے والا تقریباً سارا اضافہ ملک کے ان دیگر اہم تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں ملکی قیمتیں بڑھنے سے ہوا، جس کی عکاسی نسبتی اشاریہ قیمت میں ہوئی۔ قیمتوں کے اس دباؤ نے چین اور جنوبی افریقہ سمیت کچھ دیگر ابھرتی منڈیوں کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کو بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔ دوسری جانب جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کی مدت کے دوران پاکستان کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ مستحکم رہی۔

شکل 5.15: اہم ابھرتی معیشتوں کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں تبدیلی



Source: JP Morgan/Haver Analytics

5.5 تجارتی کھانہ¹⁷

مسلسل دو برسوں تک کمی کے بعد جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران تجارتی خسارہ 19.9 فیصد کے سال بسال اضافے سے بڑھ کر 20.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا (شکل 5.16)۔ خوراک، ٹرانسپورٹ، ٹیکسٹائل اور مشینری گروپس نے درآمدات بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری جانب، توانائی کی درآمدات بلند اساسی اثرات کی وجہ سے کمزور رہیں۔

¹⁶ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اضافے (کمی) کو اکثر کرنسی کی زائد قدر پیمائی (کم قدر پیمائی) کے تصور سے خط ملط کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں الگ الگ تصورات ہیں۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ پر اسٹیٹ بینک کی وضاحتی ویڈیو جو دستیاب ہے: [youtube.com/watch?v=RX00a70evLg](https://www.youtube.com/watch?v=RX00a70evLg)

¹⁷ یہ سیکشن بی بی ایس کے درج کردہ کسٹم کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں دی گئی معلومات کی ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار سے مماثلت نہیں پائی جاتی، جنہیں سیکشن 5.1 میں درج کیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے ان دو سلسلوں کا فرق سمجھنے کے لیے اعداد و شمار کی توضیح پر ضمیمہ ملاحظہ فرمائیں۔

بیرونی شعبہ

وہا کے اثرات کے پیش نظر معاشی سرگرمیوں کو بحال کرنے کی اسٹیٹ بینک اور حکومتی پالیسیوں سے اہم برآمدی شعبوں کو نمو کے حصول میں سہولت ملی۔ ان میں دیگر اقدامات کے علاوہ پالیسی ریٹ میں تیزی سے کمی کے نتیجے میں قرضوں کی لاگت کم ہونا، صنعتوں کو بجلی اور گیس کی رسد پر زراعت، سیلز ٹیکس کی تیز تر واپسی، برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی ری فنانسنگ کی حد میں بالترتیب 100 ارب روپے اور 90 ارب روپے کی توسیع¹⁸ اور عارضی معاشی نو مالکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) متعارف کرانا شامل ہیں۔¹⁹ جیسا کہ اگلے سیکشن میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ ان عوامل سے حالات کو سازگار بنانے میں مدد ملی اور پاکستان کو اپنی اہم مصنوعات (ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل) کے لیے دیگر ممالک سے کچھ منتقل شدہ آرڈرز موصول ہوئے۔

ٹیکسٹائل برآمدات نو مہینوں کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئیں

جولائی تا مارچ مئی سال 21ء کے دوران برآمدات کی مجموعی نمو میں تقریباً تین چوتھائی حصہ رکھنے والے شعبے ٹیکسٹائل کی برآمدات 9.1 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 11.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس سطح کے حصول میں حجم اور اکائی قیمتوں دونوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اس مدت میں ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل کی برآمدات 14.2 فیصد کے مجموعی اضافے سے بڑھ کر 7.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ وبا اور حکومت کی معاون پالیسیوں سے پیدا کردہ مخصوص حالات میں پاکستان کی صنعتی سرگرمی پر کووڈ کا اثر محدود رہا، جس کی نشاندہی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے سے ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ملک کے قدر اضافی ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان کو اپنی پیداوار اور برآمدات بڑھانے کا موقع ملا۔

ملبوسات کی برآمدات 5.0 ارب ڈالر کی سطح پر رہی جس میں نمو کا اہم سبب متاثر کن مقداری اثر تھا۔ پہلی سہ ماہی میں منفی سال بسال شرح نمو درج کرنے کے بعد دوسری اور تیسری سہ ماہیوں میں ملبوساتی برآمدات کی مقدار میں ٹو ویئر کے بل بوتے پر خاصا اضافہ ہوا۔

جدول 5.7: پاکستان کی اہم برآمدات، جولائی تا مارچ

ملین ڈالر

گروپ / 171	م 20ء	م 21ء	مطلق تبدیلی
ٹیکسٹائل گروپ	10,413	11,355	942
غیر ٹیکسٹائل گروپ	7,030	7,332	301
ٹیکسٹائل	10,413	11,355	942
کم قدر اضافی* کی ٹیکسٹائل	2,384	2,141	-243
ملبوسات	4,471	5,049	579
گھریلو ٹیکسٹائل	2,354	2,744	390
ٹیکسٹائل کا دیگر سامان	492	566	73
غذا	3,395	3,331	-63
چاول (الف + ب)	1,594	1,560	-34
الف) باسٹی	570	408	-162
ب) غیر باسٹی	1,024	1,152	128
مچھلی اور اس کی مصنوعات	317	304	-14
پھل اور سبزیاں	637	624	-13
گوشت اور اس کی مصنوعات	233	247	14
پتھر و لیم	239	116	-123
خام پتھر و لیم	153	63	-90
پتھر و لیم مصنوعات	40	21	-19
دیگر اشیا ساز	2,426	2,566	140
خام چمچرا	151	113	-38
چمچرا ساز	401	428	27
طبی آلات	303	324	21
کمپیکل اور دوسا سازی	734	844	110
سینٹ اور مصنوعات	210	210	0
مجموعی برآمدات	17,443	18,687	1,244

* کم قدر اضافی کی حامل (سوئی ریٹ، دھاگہ، کپڑا)۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

¹⁸ کووڈ پھیلنے کے بعد اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان کو سہولت دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ ان میں کارکردگی کی شرط میں کمی کر کے اسے دو گنا سے ڈیڑھ گنا کرنا اور کارکردگی کے معیار پر پورا اترنے کی مدت میں 6 مہینوں تک توسیع شامل ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے: www.sbp.org.pk/corona-others.asp

¹⁹ ان میں سے کچھ اسکیموں کی تفصیلات کے لیے دیکھیے ہاب: 3: زری پالیسی اور مہنگائی۔

اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2020ء کی پہلی ششماہی کے دوران کپڑوں کی فروخت میں نمایاں کمی کا تجربہ کرنے کے بعد ان ملکوں کی منڈیاں جلد معمول پر آ گئی تھیں (شکل 5.18)۔ برطانیہ کے معاملے میں 'ٹیکسٹائل، کپڑوں اور جوتوں کے اسٹورز' کی خردہ فروخت کا اشاریہ اگست تا نومبر 2020ء کے مہینوں میں نمایاں بہتری کا عکاس تھا۔²² اس کے بعد یہ اشاریہ کووڈ کی دوسری لہر کے سبب دسمبر کے بعد کمی کا عکاس تھا۔ اس سے قطع نظر، مجموعی طور پر ایک چوتھائی کمی کے باوجود پاکستان سے برطانیہ کو بحری ترسیلات میں مزید اضافہ ہو گیا، جس سے منتقل شدہ آرڈر کی دلیل کو مزید تقویت ملتی ہے۔

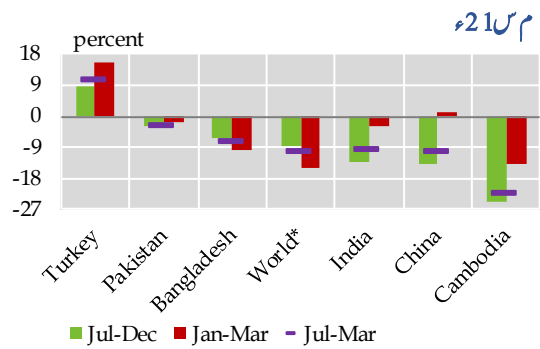
جدول 5.8: مالی سال 21ء میں اہم ممالک سے امریکہ کو ملبوساتی درآمدات

اٹا کی مالیت (امریکی ڈالر / ² مربع میٹر)	درآمدات کی مقدار میں فیصد تبدیلی	جولائی تا مارچ پہلی ششماہی	تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ
چین	1.7	-11.5	34.8	-1.5
پاکستان	2.2	17.1	28.7	21.1
کیمبوڈیا	2.4	15.3	11.6	14.1
بنگلہ دیش	2.7	7.5	1.0	4.9
بھارت	3.2	-3.3	-3.9	-3.5
ویت نام	3.2	5.1	9.3	6.6
انڈونیشیا	3.7	-11.7	-14.5	-12.8
ترکی	6.7	-1.1	14.6	3.9
دنیا	2.7	-5.8	11.6	-0.6

ماخذ: اوکیسا (امریکی محکمہ کامرس)

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں ملبوسات کی بلند برآمدات امریکہ اور برطانیہ کو بھیجی گئیں، جن کی پاکستان سے مقدراری ملبوسات کی درآمدات میں بالترتیب 21.1 فیصد اور 15.4 اضافہ ہوا (جدول 5.8 اور 5.9)۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ ان منڈیوں کی نہ صرف بھارت، انڈونیشیا، بنگلہ دیش جیسے پاکستان کے کچھ اہم مسابقت کاروں سے ملبوساتی درآمدات کم ہوئیں بلکہ ان میں بحیثیت مجموعی بھی کمی ہوئی تھی۔²⁰ اس سے ان منقولی شواہد کو تقویت ملتی ہے کہ پاکستان میں ملبوسات کے برآمد کنندگان نے کچھ دیگر مسابقتی ممالک کے منتقل شدہ آرڈروں سے استفادہ کیا، جن کی برآمدی صنعتیں کووڈ سے زیادہ شدید اور مسلسل متاثر ہوتی رہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی منڈیوں کو سامان کی بلند ترسیلات نے یورپی یونین 27 مارکیٹ کو سامان میں ہونے والی کمی کی تلافی کر دی (شکل 5.17)۔

شکل 5.17: یورپی یونین 27 کی ملبوساتی درآمدات کی مقدار میں نمو



*March data not available yet
Source: Eurostat

اہم برآمدی منڈیوں میں طلب کی بحالی کے ساتھ پاکستانی ملبوسات کی برآمدات میں ماہ بہ ماہ بنیادوں پر اضافہ ہوا۔²¹ امریکہ کے معاملے میں خردہ فروخت کے

²⁰ چڑوسی ملک بھارت میں کووڈ کے سبب کچھ گارمنٹ فیٹریاں مستقل طور پر بند ہو گئی ہیں، جس کا نتیجہ لاکھوں افراد کی بیروزگاری کی صورت میں نکلا ہے۔ مثلاً، گارمنٹ سازی کے ایک مرکز بنگالور میں 50 تا 62 فیصد افرادی قوت کو کم آمدنی اور نقصانات کی وجہ سے مستعفی ہونے پر مجبور کیا گیا۔ ماخذ: جی اے ٹی ڈی بیو اور اسے ایل ایف (2021ء): بھارت میں جبری استھنے، محتاط بندش: گارمنٹ اور ٹیکسٹائل ورکر یونین اور تبادلہ قانون فورم۔

²¹ نشاط چوینا لیبیڈ کی جنوری تا مارچ 2021ء کی رپورٹ میں درج ہے: "قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل ایشیا کی طلب میں اضافہ دیکھا گیا اور اسے 19 لاک ڈاؤن میں نرمی کے بعد خردہ شعبے کے کھلنے سے ہو اور کمپنیاں اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے پہلے ہی مکمل پیداواری گنجائش پر کام کر رہی ہیں کیونکہ اس مدت کی برآمدات پہلے ہی خاصی متاثر کن ہیں۔"

²² اگرچہ یہ گذشتہ برس کی تقابلی مدت سے خاصا کم تھا، تاہم اگست تا نومبر کے دوران اوسط ماہانہ اشاریے میں چار مہینے پہلے کے مقابلے میں 53.1 فیصد بہتری آئی (ماخذ: قومی ادارہ شماریات، برطانیہ)۔

جدول 5.9: مالی سال 2021ء میں اہم ممالک سے برطانیہ کی ملبوسات کی درآمدات

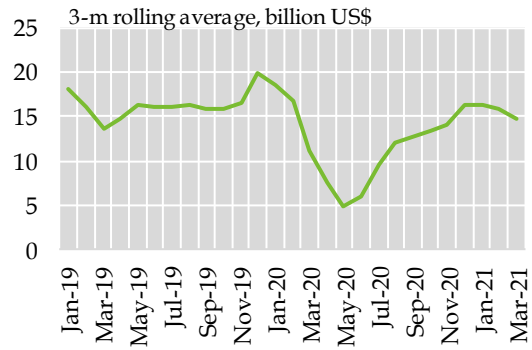
اٹائی ملبوسات (برطانوی پونڈ/کلوگرام)	مقداری درآمدات میں فیصد تبدیلی			
جولائی تا مارچ	اپریل تا مئی	جولائی تا مارچ	اپریل تا مئی	جولائی تا مارچ
پاکستان	9.1	10.9	24.4	15.4
بھارت	11.4	-18.3	-24.3	-20.4
بھارت	15.9	-23.4	-17.3	-21.4
کمبوڈیا	17.7	-28.6	-19.4	-26.3
ترکی	18.6	19.5	8.0	16.3
ویت نام	20.6	-33.6	-27.3	-31.9
چین	23.1	7.3	6.1	7.1
دنیا	19.5	-11.7	-16.0	-12.9

ماخذ: یو کے ٹریڈ انفو

ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان کی مالی سیالیت کی پوزیشن بہتر بنانے — چنانچہ استعداد کے بلند استعمال — میں اہم کردار ادا کیا، جس سے یہ برآمد کنندگان جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پچھلے برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ آرڈر پروسیس اور فراہم کرنے کے قابل ہو سکے۔ ان میں سے کچھ اقدامات کو پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے جبکہ مزید اقدامات میں یہ شامل ہیں: پچھلے صفر درجہ بندی سرٹیفیکیشن کی میعاد میں توسیع تاکہ نومبر 2020ء تک پانچ سرفہرست برآمدی شعبوں کو بجلی اور گیس پر زراعت فراہم کیا جاسکے، نومبر سے صنعتوں کے لیے امدادی ہیج کے تحت گیس اور بجلی پر زراعت، اور وسط مارچ تا جون 2020ء کی مختصر مدت میں پالیسی ریٹ 13.25 فیصد سے کم کر کے 7.0 فیصد کرنا، جس سے صنعت کاروں کے لیے

مزید برآں، وبا کے باعث امریکہ سمیت دنیا کے کچھ حصوں میں صارفین کے رویے میں تبدیلی نے بھی ممکنہ طور پر بعض صارفین کو لاگت میں کٹوتی پر مجبور کر دیا ہے۔²³ چونکہ پاکستان اپنے مسابقت کاروں کے مقابلے میں سستے ملبوسات کی درآمدات کی پیشکش کر رہا تھا، اس لیے کچھ ممکنہ مغربی خریداروں نے وبا میں اس سے رجوع کیا (جدول 5.8 اور 5.9)۔²⁴،²⁵ اگرچہ چین کی فی اٹائی لاگت امریکہ کے لیے کم ترین سطح پر تھی تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم تر سیالات دیکھی گئیں۔²⁶ اس کا ایک سبب امریکہ چین کی تجارتی تشدید ہے، جس نے امریکی خریداروں کو چین کے بجائے پاکستان سمیت دیگر ذرائع سے رجوع کرنے کی ترغیب دی۔

شکل 5.18: امریکہ میں ملبوساتی دکانوں پر خوردہ فروخت



Source: US Census Bureau

طلب کے موافق تحریکات کے ساتھ کچھ رسدی عوامل نے بھی برآمد کنندگان کی مسابقت کو بڑھا دیا۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک کے معاون اقدامات نے مہنگی

²³ تقریباً 20 فیصد امریکی صارفین کو توقع ہے کہ یہ بحر ان ایک سال سے زائد عرصہ تک ان کے ذاتی یا گھرانے کی مالیات کو متاثر کرے گا، اور 27 فیصد کا کہنا ہے کہ وہ پیسے بچانے کے لیے زیادہ سستی اشیاء خریدیں گے۔ (ماخذ: نکسنی اینڈ کو، اور بزنس آف فیشن (2020ء)۔ دی اسٹیٹ آف فیشن 2021ء)۔

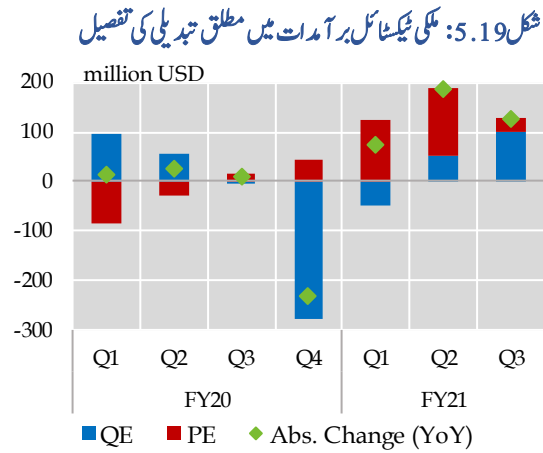
²⁴ 2020ء کے لیے Just style کے امریکی درآمدات کے پورے سال کے اعداد و شمار کے تجزیے کے مطابق پاکستان، امریکہ کو سستے ملبوسات فراہم کرنے والے ممالک میں دوسرے نمبر پر تھا، اور اس کی ملبوسات کی فی اٹائی لاگت 2.22 ڈالر پر تھی۔ ماخذ:

(www.just-style.com/analysis/us-apparel-imports-continued-to-gain-ground-in-january_id140909.aspx)۔

²⁵ برطانیہ کے معاملے میں پاکستان نے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں اپنے اہم حریفوں کے مقابلے میں سستی درآمدات کی پیشکش کی (ماخذ: یو کے ٹریڈ انفو)۔

²⁶ واضح رہے کہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی سے امریکہ کی چین سے مقداری درآمدات میں بھاری نمو ہوئی جس کا اہم سبب گذشتہ برس کے مقابلے میں بہت اسامی اثر تھا، جب ان درآمدات میں 32 فیصد کی آگے تھی کیونکہ چین میں کووڈ سے متعلق لاک ڈاؤن پر عملدرآمد شروع ہو گیا تھا (ماخذ: اوکیسا)۔

جانب سے پیشکش کردہ اکائی قدر کچھ اضافے کے باوجود اپنے اہم مسابقت کاروں (علاوہ چین) سے کم تھی۔³⁴



Source: PBS

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں کم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں سوئی دھاگے اور کپڑوں کی برآمدات 9.6 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 2.1 ارب ڈالر پر آ گئیں۔ مقامی مارکیٹ میں کپاس کے خام مال کی قلت کے سبب ان ثانوی ایشیا کو تیار ٹیکسٹائل مصنوعات کی ملکی پیداوار پر منتقل کر دیا گیا، جس کی، جیسا کہ ہم پہلے بحث کر چکے ہیں کہ زیر جائزہ مدت میں عالمی طلب بلند سطح پر رہی۔ اس کا نتیجہ ان ایشیا کے کم قابل برآمد فاضل کی صورت میں نکلا۔

قرضوں کی لاگت کو کم کرنے میں مدد ملی۔²⁷ حکومت نے فاسٹر ٹو فاسٹر پلس (FASTER to FASTER Plus) کو مزید اپ گریڈ کیا تاکہ برآمد کنندگان کے لیے سیلز ٹیکس ری فنڈ میں مزید تیزی لائی جاسکے۔²⁸ بحیثیت مجموعی زیر جائزہ مدت کے دوران سیلز ٹیکس ری فنڈز کی سطح خاصی بلند رہی تھی، جس سے برآمد کنندگان، خصوصاً ٹیکسٹائل فرموں، کی مالی سیالیت کی پوزیشن کو مزید بہتر بنانا ممکن ہو سکا۔²⁹ دسمبر 2020ء میں سوئی دھاگے پر کسٹم ڈیوٹی کو بھی ختم کر دیا گیا۔³⁰

قدر اضافی کے زمرے میں ملبوسات کے علاوہ گھریلو ٹیکسٹائل (بستر کی چادریں اور تولیے) کی برآمدات جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 16.6 فیصد اضافے سے بڑھ کر 2.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ بحیثیت مجموعی، یہ قیمت کا وہ مثبت اثر تھا، جس نے ان برآمدات کو بڑھا دیا (شکل 5.19)۔ قیمتوں کے اثر کی عکاسی ملکی اور عالمی دونوں منڈیوں میں کپاس کی بلند قیمتوں کے بالواسطہ اثر سے ہوتی ہے۔³¹ ملک نے سال گزرنے کے ساتھ بلند بحری ترسیلات برآمد کیں اور یورپی یونین کی مقدراری درآمدات میں ان کا حصہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے تقریباً 48 فیصد سے بڑھ کر جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 51 فیصد تک پہنچ گیا (جدول 5.10)۔³² اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گھریلو ٹیکسٹائل کے جز میں پاکستان، جس کا یورپی یونین کی منڈی میں مستحکم حصہ ہے، تھوڑی زیادہ اکائی قیمتوں کے باوجود اپنا برآمدی حجم بڑھانے میں کامیاب رہا۔³³ مزید برآں، ملبوسات کے معاملے میں پاکستان کی

²⁷ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 5: اسٹیٹ بینک کی پاکستانی معیشت کی کیفیت پر دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء۔

²⁸ فاسٹر (FASTER) کا مطلب ہے مکمل خود کار ٹیکس ای ری فنڈ اور یہ جولائی 2019ء میں ایف بی آر نے متعارف کرایا تھا۔ اس کے نظام میں بعض تکنیکی اور دیگر مسائل کی وجہ سے اسے اکتوبر 2020ء میں اپ گریڈ کر کے FASTER Plus کر دیا گیا تھا۔ (ماخذ: 152507/fbr-upgrades-faster-to-faster-plus-system-for/ (FBR Press Release, www.fbr.gov.pk/pr/))

²⁹ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں سیلز ٹیکس ری فنڈ بڑھ کر 155 ارب روپے تک پہنچ گئے، جو گزشتہ برس کے 60 ارب روپے کے تقابلی فنڈز کے مقابلے میں 158 فیصد زیادہ تھے (ماخذ: ایف بی آر)۔

³⁰ ماخذ: FBR SRO 1352(I)/2020

³¹ کراچی کاؤن ایسوسی ایشن کی پاکستانی کپاس کی حوالہ قیمت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 8.8 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 74 سینٹ / پاؤنڈ ہو گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 68 سینٹ / پاؤنڈ تھی۔ بھارت کے علاوہ برازیل، چین اور امریکہ کی کپاس کی قیمتوں میں دوہندسی نمو ہوئی (ماخذ: امریکن ٹیکسٹائل)۔

³² ماخذ: یورواسٹیٹ۔

³³ امریکی ڈالر / 100 کلوگرام کے لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پاکستان سے یورپی یونین کی ہوم ٹیکسٹائل درآمدات کی اوسط اکائی مالیت میں 1.7 فیصد سال بسال اضافہ ہو، جبکہ گزشتہ برس کی تقابلی مدت میں یہ 4.7 فیصد کم ہوئی تھی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ کیا جانا چاہیے کہ یورپی یونین کی مجموعی اکائی مالیت نے بھی ان دو مہینوں میں ایسے ہی رجحانات ظاہر کیے (ماخذ: یورواسٹیٹ)۔

³⁴ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران امریکی ڈالر / 100 کلوگرام کے لحاظ سے اوسط اکائی مالیت یہ تھی: پاکستان 607، بنگلہ دیش 684، بھارت 697، ترکی 886 اور چین 574 (ماخذ: یورواسٹیٹ)۔

بیرونی شعبہ

بھارتی حربوں نے اہم کردار ادا کیا۔ خصوصاً بھارت کم اکائی ماییتوں کی پیشکش کرتا رہا ہے،³⁵ جس کی وجہ سے جولائی تا فروری مالی سال 21ء کے دوران مشرق وسطیٰ (یمن، عراق، سعودی عرب، عمان، بحرین اور متحدہ عرب امارات) کو بھارتی چاول کی مجموعی برآمدات تقریباً 11 فیصد اضافے کے ساتھ 1.5 ملین ٹن تک پہنچ گئیں، جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پاکستانی برآمدات تقریباً 51 فیصد کمی کے ساتھ 0.17 ملین ٹن پر آگئیں۔³⁶

غیر باسستی چاول کی برآمدات کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا۔ نہ صرف بھارت نے اوسطاً کم اکائی ماییت کی پیشکش کی، بلکہ پاکستان کی اکائی ماییت گذشتہ برس سے بھی زیادہ تھی (شکل 5.20)۔ اس کے نتیجے میں افریقی ممالک - کینیا، تنزانیہ، موزمبیق، مشرقی افریقہ میں صومالیہ، اور مغربی افریقہ میں سینگال اور ٹوگو - کی قیمت کے لحاظ سے حساس اہم منڈیوں کو پاکستان کی برآمدات کمزور ہیں۔³⁷

درآمدات

گذشتہ 10 سہ ماہیوں میں پہلی مرتبہ مسلسل تین سہ ماہیوں کے دوران پاکستان کی درآمدات بڑھی ہیں، جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی سے شروع ہونے والا درآمدات میں کمی کا رجحان اب بدل گیا ہے (شکل 5.21)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں معاشی بحالی کی رفتار بڑھنے سے درآمدات میں 13.5 فیصد اضافہ ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 14.5 فیصد کم ہوئی تھیں۔ مزید برآں، پہلی دو سہ ماہیوں میں معتدل اضافے کے بعد مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں درآمدات میں 29.7 فیصد اضافہ ہوا جو مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی، جب درآمدات 36.6 فیصد بڑھی تھیں، کے بعد سے بلند ترین ہے۔

مزید برآں، وبا کے دوران ذاتی تحفظ کے آلات اور حفظان صحت کی دیگر مصنوعات کی بلند طلب کے بل بوتے پر جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پاکستان کی ”دیگر ٹیکسٹائل اشیا“ کی برآمدات 14.9 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 566 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ جو اس زمرے میں تاریخی لحاظ سے بلند ترین سطح ہے۔

جدول 5.10: یورپی یونین 27 کی گھریلو ٹیکسٹائل درآمدات کی مقدار میں حصہ

فیصد

	جولائی تا مارچ		جنوری تا مارچ	
	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء
پاکستان	47.6	50.5	72.3	67.5
چین	23.2	22.6	27.6	26.6
ترکی	16.7	16.8	22.0	21.5
بھارت	10.2	9.9	14.2	14.4
بگہ دیش	5.6	6.1	8.5	7.5

ماخذ: یورواستٹیٹ

چاول کی برآمدات کمزور رہیں

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں چاول کی برآمدات 2.1 فیصد کمی سے گر کر 1.6 ارب ڈالر پر آگئیں۔ یہ ساری کمی مقدار پر مبنی باسستی چاول کی کم برآمدات کا نتیجہ تھی، جو 28.4 فیصد کمی کے ساتھ 408 ملین ڈالر ہو گئیں۔ اکائی قدر پر مبنی غیر باسستی چاول کی برآمدات نے ماییت کے لحاظ سے چاول کی گرتی ہوئی برآمدات کو سہارا دیا لیکن اس سے باسستی چاول کی برآمدات میں گہری کمی کی تلافی نہ ہو سکی۔ اس کمی کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ پاکستان کو روایتی منڈیوں میں بھارت سے سخت مسابقت درپیش ہے۔ وافر قابل برآمد فاضل کی دستیابی کے ساتھ بھارت اپنے تمام اہم مسابقت کاروں کے مقابلے میں کم قیمتوں کی پیشکش کر رہا ہے۔ پاکستان کے باسستی چاول کے برآمد کنندگان کی طلب کم کرنے میں مشرق وسطیٰ میں ان کے

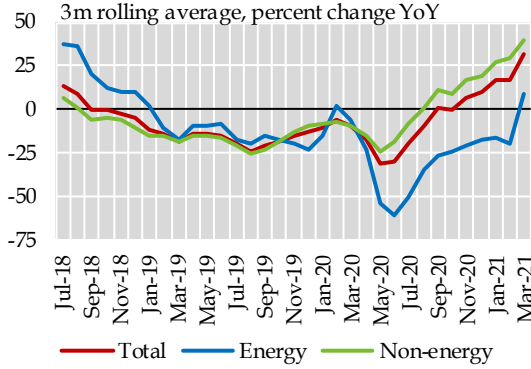
³⁵ یو ایس ڈی اے 2020ء / 2021ء: اناج کی عالمی تجارتی رپورٹ۔ بعض مسائل۔ واشنگٹن ڈی: امریکی محکمہ زراعت۔

³⁶ مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کی جولائی تا فروری کی مدتوں میں بھارت کے باسستی چاول کی اوسط اکائی ماییت 983 ڈالر فی ٹن سے گر کر 858 امریکی ڈالر پر آگئی۔ جبکہ مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کی جولائی تا مارچ کی مبادوں میں پاکستانی اکائی ماییت 878 ڈالر فی ٹن سے بڑھ کر 956 ڈالر فی ٹن تک پہنچی (ماخذ: وزارت کامرس و صنعت، بھارت اور پاکستان دفتر شماریات)۔

³⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں ان ممالک کو پاکستان کے غیر باسستی چاول کی برآمدات 55 فیصد سال بسال کمی کے ساتھ گر کر 0.38 ملین ٹن ہو گئیں۔ جبکہ مشرقی اور مغربی افریقہ کو بھارتی چاول کی برآمدات جولائی تا فروری مالی سال 21ء کے دوران ایک سال پہلے کے مقابلے میں 183 فیصد اضافے سے بڑھ کر 5 ملین ٹن تک پہنچ گئیں (ماخذ: وزارت کامرس و صنعت، بھارت اور پاکستان دفتر شماریات)۔

ازیں، توانائی کی عالمی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے باوجود توانائی کی درآمدات میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔³⁹

شکل 5.21: پاکستان کی درآمدات میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

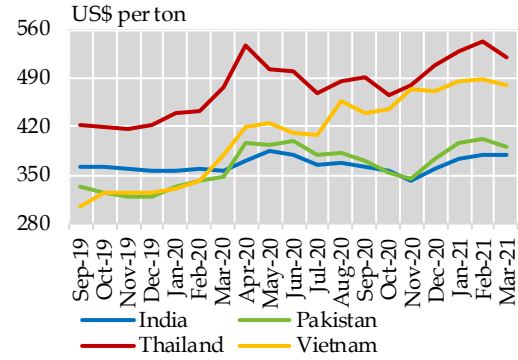
توانائی کی عالمی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے باوجود توانائی کی درآمدات میں کمی کا رجحان رہا

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی سے تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی تھی، تاہم، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی، خصوصاً مارچ 2021ء کے دوران اس میں مضبوط بحالی ہوئی اور برینٹ کی قیمتوں میں 98 فیصد سال بسال کا اضافہ دیکھا گیا (شکل 5.22)۔ تیسری سہ ماہی کے دوران تیل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے باوجود جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پاکستان کی توانائی کی درآمدات کی اکانی مالیت مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کی کم قیمتوں کے سبب گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی (شکل 5.23)۔ نتیجتاً، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں توانائی کی درآمدات میں 15.1 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 16.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔

اگرچہ درآمدی مالیتوں میں کمی آچکی ہے تاہم اس مدت میں توانائی کی درآمدی مقدار میں 24.7 فیصد اضافہ ہو چکا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی سرگرمی کی

اس کے برعکس جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں توانائی کی مجموعی درآمدات گذشتہ برس سے کم رہیں۔ تاہم توانائی کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کے باعث درآمدات میں تیسری سہ ماہی، خصوصاً مارچ 2021ء، میں خاصی تیزی سے اضافہ ہو گیا۔

شکل 5.20: غیر باسستی چاول کی عالمی قیمت کا تقابل



* 25% broken

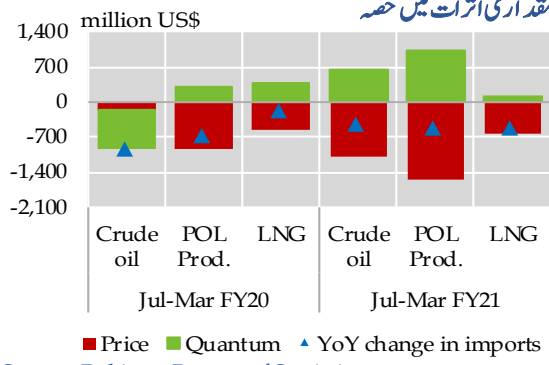
Source: Food and Agriculture Organization

دوسری جانب کووڈ کا دھچکہ معاشی سرگرمی کو تحریک دینے کے لیے معاون پالیسیاں متعارف کرانے کا متقاضی تھا۔³⁸ تاہم، معاشی سرگرمی کی بحالی جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں غیر توانائی درآمدات میں وسیع البنیاد اور 23.4 فیصد ریکارڈ اضافے پر منتج ہوئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں غذائی اجزاء اور ادویات کی بلند درآمدات کے بل بوتے پر صارتی ایشیا کی درآمد 25.9 فیصد بڑھ گئی۔

علاوہ ازیں، گذشتہ برس ہدف سے کم گندم کی پیداوار اور حکومت کی جانب سے گندم اور آٹے کی قیمتیں مستحکم رکھنے کی کوششوں نے گندم کی خاصی درآمدات میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ پام آئل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے سبب غذائی درآمدات 54.5 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 6.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو 2011ء کے بعد 9 مہینوں میں ہونے والا بلند ترین اضافہ ہے۔ علاوہ

³⁸ جولائی تا فروری مالی سال 21ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں 7.5 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 20ء کی اسی مدت میں 2.8 فیصد کمی آئی تھی۔ معاشی سرگرمی میں اضافے کا ایک اور اظہار یہ پینرویلیم مصنوعات خصوصاً ہائی اسپیڈ ڈیزل کی فروخت تھی، جس میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 16.1 فیصد اضافہ ہو گیا، جبکہ مالی سال 20ء کی اسی مدت یہ 13.8 فیصد کم ہوئی تھی۔
³⁹ جولائی تا مارچ مالی سال 11ء میں پاکستان میں تباہ کن سیلاب کے ساتھ اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے غذائی درآمدات 60.6 فیصد بڑھی تھیں۔

شکل 5.23: توانائی کی درآمدات میں سال بسال تبدیلی کا اکائی قیمت اور



Source: Pakistan Bureau of Statistics

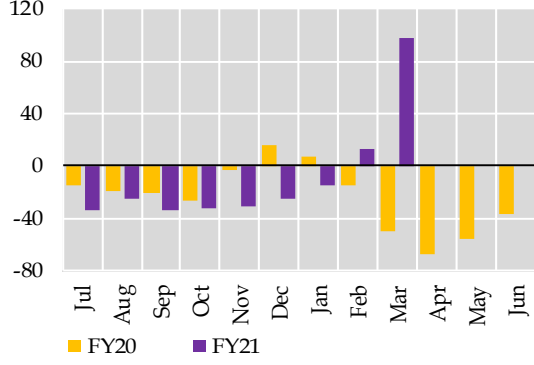
غذائی ٹرانسپورٹ، ٹیکسٹائل اور مشینری نے غیر توانائی درآمدات کی نمو میں اہم کردار دا کیا

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں غیر توانائی درآمدات کی رفتار مزید بڑھ گئی اور پہلی اور دوسری سہ ماہیوں میں مسلسل بڑھنے کے بعد اس میں 38.6 فیصد اضافہ ہو گیا۔⁴¹ ہمیشہ مجموعی غیر توانائی درآمدات بڑھ کر 12.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی میں دیکھی گئی ریکارڈ درآمدات کے تقریباً برابر ہیں۔ اگرچہ یہ بحالی وسیع البنیاد تھی، تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران غذا، ٹرانسپورٹ، ٹیکسٹائل اور مشینری کا حصہ 70 فیصد سے زائد رہا (شکل 5.24)۔

خوراک

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں غذائی درآمدات 54.5 فیصد اضافے کے ساتھ 6.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں؛ جو 2011ء، جب سیلاب نے غذائی درآمدات میں 60.6 فیصد اضافہ کر دیا تھا، کے بعد 9 مہینوں کی بلند ترین سطح ہے۔ مالی سال 20ء میں گندم کی پیداوار میں کمی اور گندم کی رسدی زنجیر میں کچھ تعطل نے گندم اور آٹے کی قیمتوں میں اضافے کا دباؤ بڑھا دیا تھا۔ مزید برآں، حالیہ سیزن کے آغاز پر چینی کے ذخائر گر کر اپنی مالی سال 13ء کی کم ترین سطح تک جا پہنچے۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے حکومت نے گندم اور چینی درآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پاکستان نے 983 ملین

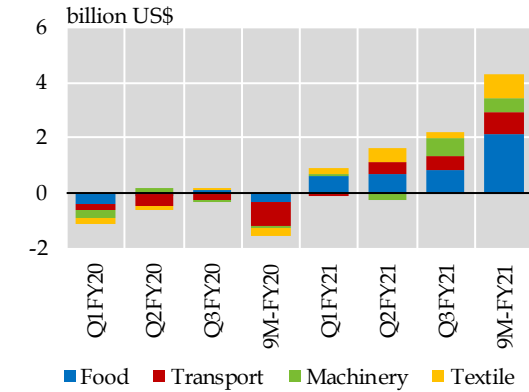
شکل 5.22: بریڈت قیمتوں میں ماہانہ نمو percentage YoY



Source: World Bank

رفتار بڑھ رہی ہے (شکل 5.23)۔⁴⁰ مزید برآں، ڈیزل کی فروخت 18.2 فیصد بڑھ گئی جبکہ فرانس آئل کی فروخت میں سال بسال بنیادوں پر 35.3 فیصد اضافہ ہو گیا (جدول 5.11)۔ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں خاصے اضافے کے بل بوتے پر مجموعی معاشی سرگرمی میں خاصے اضافے نے ٹرانسپورٹ اور بجلی کے شعبوں میں ایندھن کی طلب کو بحال کر دیا۔

شکل 5.24: غیر توانائی درآمدات بڑھانے والے اہم حصہ دار



Source: PBS

⁴⁰ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں خام تیل کی درآمدات کی مقدار میں 16.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی مقدار میں 30.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔
⁴¹ مالی سال 21ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی میں غیر توانائی درآمدات بالترتیب 11.6 فیصد اور 18.9 فیصد بڑھی تھیں۔

ٹرانسپورٹ

غذا کے بعد مجموعی درآمدات بڑھانے میں دوسرا بڑا حصہ ٹرانسپورٹ کے شعبے کا تھا اور جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اس کی درآمدات 68.0 فیصد تک بڑھ گئیں جبکہ مالی سال 20ء کی تقابلی مدت میں 42.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ خصوصاً، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں کاروں کی درآمدات میں تیزی سے نمو ہوئی اور یہ 119.2 فیصد اضافے سے بڑھ کر 895 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ صرف مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ 191.4 فیصد بڑھی ہیں (جدول 5.12)۔⁴³

کووڈ 19 کے تناظر میں معیشت کی اعانت کے لیے معاون پالیسیوں پر عملدرآمد سے ٹرانسپورٹ کے شعبے کو مدد ملی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران کاروں کی درآمدات کی مالیت مالی سال 19ء کی اسی سہ ماہی، جب معاشی استحکام کی پالیسیاں شروع کی گئیں، کے مقابلے میں بلند ہے۔ تاہم درآمدی آمیزہ الگ الگ پوزوں کے حق میں مزید موافق ہو گیا ہے (شکل 5.25)۔ آٹومٹیو ڈیولپمنٹ پالیسی (2016ء تا 2021ء) کی ترغیب پر متعدد نئی فرموں نے بلند آمدنی گروپوں کی طلب پوری کرنے کے لیے کامیابی کے ساتھ گاڑیوں کی نئی اقسام متعارف کرائی ہیں، جو الگ الگ پوزوں کی شکل میں کاروں کی درآمدات میں اضافے پر متغی ہوئی ہیں۔

اس سے قطع نظر، خصوصاً چھوٹے انجن کی استعداد والی کاروں کے سبب مکمل ساختہ کاروں کی طلب مالی سال 20ء میں ٹخلی سطح پر جانے کے بعد مالی سال 21ء میں پھر سے بڑھنا شروع ہو چکی ہے۔ ایک ہزار سی سی سے کم والی ملکی تیار کردہ کاروں کی خریداری کے لیے محدود آپشن دستیاب ہیں۔ درمیانے اور کم آمدنی والے گروپوں کی چھوٹی استعداد کی حامل گاڑیوں کی طلب سے استفادہ نہیں کیا جاسکا، اس لیے اس کی پالیسی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس زمرے میں آپشن کا فقدان مکمل ساختہ یونٹ کاروں کی درآمدی طلب میں اضافے کا سبب بن رہا ہے۔

ڈالر کی گندم اور 127.5 ملین ڈالر کی چینی درآمد کی (جدول 5.12)۔ مالی سال 21ء میں گندم کی اچھی فصل کے تخمینے کے باوجود حکومت تزویراتی ذخائر بڑھانے کے لیے گندم کی درآمدات کی حوصلہ افزائی کرتی رہی۔ تاہم گندم کی اچھی فصل نے درآمدات کی طلب کو کمزور کر دیا اور مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدات سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیادوں پر 42.4 فیصد تک گر گئیں۔

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پام آئل کی درآمدات 34.8 فیصد کے اضافے سے بڑھ کر 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 0.4 فیصد کم ہوئی تھیں۔ اس سال زیادہ درآمدات میں بلند اکائی مالیتوں نے اہم کردار ادا کیا ہے، کیونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران پام آئل کی عالمی قیمتیں 57 فیصد بڑھی تھیں۔

جدول 5.11: جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں تبدیلی

میٹرک ٹن	سہ 1	سہ 2	سہ 3	جولائی تا مارچ
پیٹرولیم	151	127	252	530
ہائی اسپید ڈیزل	155	273	411	840
فرنس آئل	259	186	210	656
تمام مصنوعات کی فروخت	478	528	844	1,850

ماخذ: آئل کیپٹی ایڈوائزری کمیٹی

افراد کی قوت کی قلت اور غیر متوقع بارش نے ملائیشیا میں پام آئل کی پیداوار کو متاثر کیا، جبکہ انڈونیشیا کی حکومت کی جانب سے درآمدی ڈیزل کی جگہ ملکی تیار کردہ پام آئل پر مبنی حیاتی ڈیزل کی پیداوار پر توجہ دینا بھی اس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا سبب بن گیا۔ دوسری جانب، پاکستان، چین اور بھارت کی جانب سے پام آئل کی طلب خاصی بڑھ چکی ہے۔ بھارت اور چین دونوں ہی اپنے کم ہوتے ذخائر کو دوبارہ پورا کرنے کے لیے درآمدات میں اضافہ کر رہے ہیں، جبکہ دوسری جانب پاکستان کو کپاس کی کم پیداوار کی وجہ سے روغنی بیج کی قلت کا سامنا تھا اور ملکی طلب کی اعانت کے لیے اس کی بلند مقدار درآمد کی گئی۔⁴²

⁴² ماخذ: امریکی محکمہ زراعت۔

⁴³ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں کاروں کی درآمدات 50.2 فیصد کم ہوئی تھیں۔

گروپ / اجزا	مالی سال 20ء	مالی سال 21ء	مطلق تبدیلی	مقداری اثر	قیمت کا اثر
توانائی گروپ	8,901	7,554	-412	1,706	-2,118
پیٹرولیم مصنوعات	3,965	3,448	-517	1,036	-1,553
خام تیل	2,453	2,023	-429	670	-1,099
ایل این جی	2,237	1,732	-506	109	-615
زرعی اور کیمیکل	5,577	6,342	765	-	-
کھاد	482	440	-42	-70	28
دیگر کیمیکل	2,739	3,166	427	-	-
ٹرانسپورٹ گروپ	1,197	2,010	814	-	-
کاریں	408	895	487	-	-
مکمل ساختہ اکانیاں	65	163	99	-	-
الگ الگ پرزوں کی شکل میں	343	731	388	-	-
ٹرک اور بسیں	217	329	112	-	-
طیارے اور جہاز	240	373	138	-	-
دھاتی گروپ	3,075	3,621	547	-	-
فولاد کا اسکریپ	1,188	1,419	231	299	-69
لوہا اور فولاد	1,159	1,428	269	337	-69
غذائی گروپ	3,963	6,121	2,158	-	-
گندم	0	983	983	-	-
چینی	2	127	125	110	15.3
پام آئل	1,380	1,861	481	95	386
ٹیکسٹائل گروپ	1,916	2,787	871	-	-
خام کپاس	556	1,032	476	407	69
مصنوعی ریشہ	430	500	70	245	-175
مشینری گروپ	6,634	7,133	499	-	-
بجلی کی پیداوار	921	1,356	435	-	-
برقی	1,749	1,102	-467	-	-
موبائل فون	980	1,536	556	-	-
دیگر مشینری	1,746	1,872	125	-	-
تمام دیگر اجزا	2,893	3,000	105	-	-
مجموعی درآمدات	34,791	39,489	4,699	-	-

رجحان ہے، کیونکہ اس کا زیر کاشت رقبہ سکڑ رہا ہے۔ اپنے ٹیکسٹائل کے شعبے کو چلانے کے لیے ملک نے درآمدی کپاس پر انحصار کیا۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل کے برآمدی شعبے کو سہولت دینے کے لیے حکومت نے کپاس کی درآمدات پر کسٹم ڈیوٹیوں میں کچھ نرمی کر دی۔⁴⁵

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران پرانے کپڑوں کی درآمدات 49.6 فیصد کے اضافے سے بڑھ کر 205 ملین ڈالر کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ صرف 6.0 فیصد بڑھی تھیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ معاشرے کا ایک طبقہ استعمال شدہ کپڑوں پر منتقل ہو رہا ہے، کیونکہ ان میں نئے کپڑے خریدنے کی قوت کم ہو چکی ہے۔

مشینری

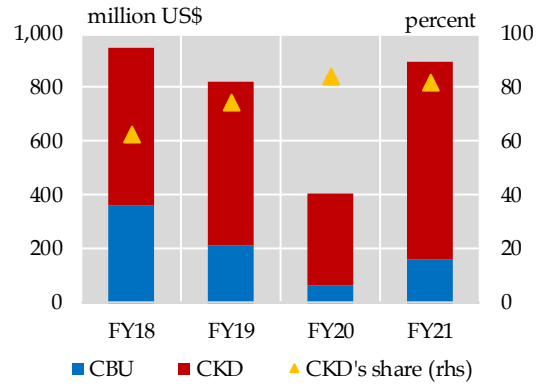
جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں مشینری کی درآمدات میں 7.5 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مشینوں کی مجموعی درآمدات کو بجلی پیدا کرنے والی مشینوں اور ٹیلی کام سے تقویت ملی۔ سی پیک (CPEC) کے تحت سو کی کنیاری اور کروٹ ہائیڈرو پاور اسٹیشن جیسے بجلی کے منصوبوں پر جاری کام نے بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی طلب کو بڑھا دیا ہے۔

دوسری جانب، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں موبائل فون کی درآمدات 56.7 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1,536 ملین ڈالر پر آ گئیں۔ ملک میں کووڈ کی موجودگی میں توسیع کے باعث موبائل فون آلات کی مضبوط طلب برقرار رہی، کیونکہ تعلیمی اداروں اور کچھ دفاتر نے آن لائن خدمات پر انحصار جاری رکھا۔

یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ اس سال الگ الگ پوزوں کی شکل میں موبائل فون کی درآمدات میں 800 فیصد سے زیادہ خاصا اضافہ ہو گیا؛ اور یہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے 33 ملین ڈالر سے بڑھ کر جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 303 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں (شکل 5.26)۔ متعدد نئی فرموں نے موبائل ڈیوائس

تیسری سہ ماہی کے دوران کاروں کے علاوہ ٹرکوں، بسوں اور بھاری گاڑیوں کی درآمدات میں 70.0 فیصد اضافہ ہو گیا، جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران یہ سال بسال بنیادوں پر 51.7 فیصد بڑھی تھیں۔ برآمدات کی قدرے بلند ترسیلات اور مجموعی معاشی سرگرمی کی بحالی بھاری گاڑیوں کی درآمدات میں اضافے پر متوجہ ہوئیں۔

شکل 5.25: کاروں کی درآمدات کے اجزائے ترکیبی



Source: PBS

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ٹرانسپورٹ کی درآمدات میں اضافے کے ساتھ بڑھتا ہوا اور ٹیویوں کی درآمدات میں بھی 264.5 فیصد کا سال بسال اضافہ ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 31.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ ایف بی آر کی جانب سے اسمگلنگ کے خلاف کریک ڈاؤن نے بھی رپڑ کے ٹائزوں اور ٹیویوں کی خاصی درآمدات میں اہم کردار ادا کیا۔

ٹیکسٹائل

پاکستان نے 1,032.1 ملین ڈالر مالیت کی کپاس درآمد کی؛ یہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران 85.6 فیصد کے سال بسال اضافے کو ظاہر کرتا ہے، جو مالی سال 08ء کے مقابلے میں بلند ترین ہے، جب ملک نے 1,063 ملین ڈالر کی کپاس درآمد کی تھی۔⁴⁴ مالی سال 15ء کے بعد سے پاکستان کی کپاس کی پیداوار میں کمی کا

⁴⁴ مالی سال 08ء میں کپاس کی پیداوار میں 9.3 فیصد سال بسال کمی آئی تھی۔

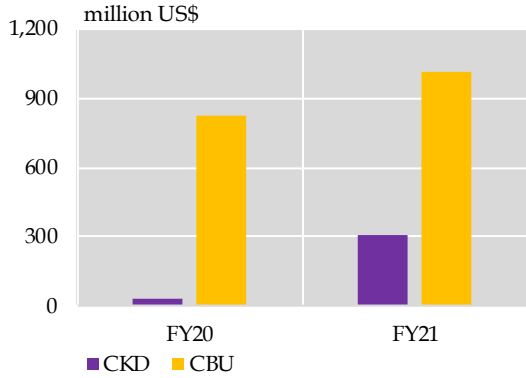
⁴⁵ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ۔

بیرونی شعبہ

میں اضافہ ہو گیا۔ ان دونوں اجناس میں مقدراری اضافہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ان کی نمو میں اضافے کا اہم سبب تھا (جدول 5.12)۔

مینوفیکچرنگ پالیسی 2020ء سے متاثر ہو کر پاکستان میں موبائل فون سیٹ اسمبل کرنا شروع کر دیا ہے۔⁴⁶

شکل 5.26: موبائل فون کی درآمدات: جولائی تا مارچ



Source: PBS

دوسری جانب، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران برقی مشینری اور سامان کی درآمدات میں 37 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔ ملک میں بجلی کی پیداوار میں 4.8 فیصد سال بسال بہتری ممکنہ طور پر اس مدت میں ان مصنوعات کی کمزور طلب پر منتج ہوئی۔

ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بلند سرگرمی اور تعمیراتی شعبے کی بحالی، جس کی عکاسی نیا پاکستان ہاؤسنگ اسکیم کے تحت منظور شدہ قرضوں سمیت مکانات کے قرضوں میں اضافے سے ہوتی ہے، سے فولادی اسکریپ اور فولاد کی تیار مصنوعات کی طلب

⁴⁶ ایم ڈی ایم پی 2020ء کی اہم خصوصیات یہ ہیں: (i) الگ الگ پروزوں / نیم ساختہ اکائیوں پر ضوابطی ڈیوٹی کا خاتمہ، (ii) الگ الگ پروزوں / نیم ساختہ اکائیوں سے تیار کردہ 350 ڈالر تک کے موبائل فون آلات پر عائد معین اکم ٹیکس کا خاتمہ، (iii) موبائل آلات کی برآمدات پر مقامی مینوفیکچر کے لیے 3 فیصد تحقیق اور ترقی کا الاؤنس، اور (iv) مقامی اسمبل یا تیار کردہ فون کو مقامی فروخت پر 4 فیصد دودھولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ کیا جائے گا۔